Postal Reg. No: PB/1023/2000

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 شمارہ 19

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

6/ صفر 1421 ہجری 11 ہجرت 1379 ہش 11/ مئی 2000ء

1504.
Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C. Project Office,
MYTHE ESTATE, UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

لندن۔ 6/ مئی 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے کل مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو دعاؤں کی اہمیت پر توجہ دلاتے ہوئے بکثرت دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا سے بھوک کی لعنت کو دُور کردے

اگر دنیا کے حکمران خیانت نہ کریں تو دنیا کو کبھی بھوک کی سزا نہ ملے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دُعاؤں کے تعلق میں بصیرت افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/ مئی ۲۰۰۰ء بمقام مسجد فضل لندن

قادیان (ایم ٹی اے) تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور نے سورہ المومن کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

هُوَالْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (سورۃ المؤمن آیت ٦٦)

ترجمہ: وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو کامل تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور پُر نور نے فرمایا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی دُعاؤں کا جو تذکرہ چل رہا تھا آج کے خطبے میں بھی وہی جاری رہے گا حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر دُعائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنی امت کیلئے قیامت تک کیلئے مانگی ہیں۔ کوئی پہلو بھی ایسا تشنہ نہیں رہتا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا نہ کی ہو۔

حضور پُر نور نے فرمایا اِن دُعاؤں کا یاد رکھنا سب کیلئے مشکل ہے اور اس کا علاج میں پہلے بتا چکا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کچھ بھی نہ یاد رہے تو یہ دُعا کیا کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی دُعا زندگی میں مانگی ہے اپنے لئے یا سب کیلئے وہ ساری دُعائیں اللہ ہمارے حق میں پوری فرمادے۔ حضور نے فرمایا لیکن کوشش یہی ہونی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کا کچھ نہ کچھ حصہ یاد ہونا چاہئے۔

پہلی دُعا حضور پُر نور نے حدیث بخاری سے بیان فرمائی حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ گویا (چشم تصور میں) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا واقعہ فرماتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اس نبی کو اس کی قوم نے اس قدر مارا کہ اس کو خون آلودہ کر دیا۔ وہ اپنے چہرے سے خون کو پونچھے جارہے تھے اور یہ دُعا کرتے جارہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ - اے میرے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت بخش کیونکہ یہ جانتے نہیں۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عظیم الشان سیرت ہے اس قدر انکساری ہے کہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے ایسا کیا بلکہ فرمارہے ہیں ایک نبی کا واقعہ ہے حضور پُر نور نے فرمایا یہ ادا اتنی پیاری ہے کہ اس پر جان نچھاور کرنے کو جی چاہتا ہے۔

دوسری حدیث حضور ایدہ اللہ نے ترمذی سے بیان فرمائی کہ جنگ احد کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی اے اللہ ابوسفیان پر لعنت کر۔ اے اللہ حارث بن ھشام پر لعنت کر اے اللہ

باقی صفحہ (۸) پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک ۱۹۹۹ء-۲۰۰۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے درس القرآن کا خلاصہ

درس القرآن مورخہ ۱۶/ دسمبر ۹۹ء قسط چوتھی

اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ جتنی مرضی بدیاں کرتا پھرے پھر بھی سمجھے کہ آنحضرتؐ چونکہ وسیلہ ہیں وہ اسے بخشوالیں گے تو یہ بالکل غلط نظریہ ہے

۱۶/ دسمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعرات

آیت نمبر ۲۹: "لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ..."۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بارہ میں ایک بحث یہ اٹھائی جاتی ہے کہ کیا دفاع کا حق استعمال کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ "بعض کے نزدیک دفاع کا حق استعمال کرنے کا جواز تو ہے لیکن لازم نہیں"۔

آنحضرت ﷺ کے بارہ میں خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے فرمایا "اے خالد میرے بعد نئی نئی باتیں ہونگی اور فتنے برپا ہونگے اور اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ اس وقت اگر تو قاتل بننے کی بجائے اللہ کا مقتول بندہ بن جائے تو تُو ایسا ہی کرنا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ پاکستان میں احمدیوں پر جو ظلم اور زیادتیاں کی جارہی ہیں انہیں ان کے خلاف اپنے دفاع کا حق تو ہے لیکن یہ حق ہم استعمال نہیں کرتے کیونکہ آنحضرتؐ کی ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب قاتل کے ہاتھ چل رہے ہونگے لیکن مقتول اپنے دفاع کا حق استعمال نہیں کر رہے ہونگے اور یہی ان کے لئے بہتر ہوگا۔

آیت نمبر ۳۱: "فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ.........."۔ صاحب کشاف (علامہ زمخشری) کا کہنا ہے کہ "روایت ہے کہ آدم نے اپنے بیٹے کے مرثیہ میں ایک شعر کہا لیکن یہ صریح جھوٹ ہے اور یہ شعر آدم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ نیز اس میں کئی غلطیاں بھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ انبیاء شعر نہیں کہا کرتے"۔

حضور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ انبیاء شعر نہیں کہا کرتے، بالکل غلط بحث ہے البتہ یہ درست ہے کہ انبیاء لغو قسم کے شعر نہیں کہتے لیکن پاکیزہ شعر کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعودؑ نے جو اشعار فرمائے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت، قرآن اور صحابہ کی محبت میں شعر فرمائے اسی لئے آپؑ نے فرمایا ہے کہ

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق ☆ اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آیت نمبر ۳۳: "مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ.......... اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ.........."۔ ابن جریر الطبری لکھتے ہیں کہ "تفاسیر میں سے میرے نزدیک صحیح ترین تفسیر اس

باقی صفحہ (۷) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غنڈہ گردی اور وہ بھی مسجد میں!

احمدیت کی روزافزوں ترقی سے دشمنانِ احمدیت اس قدر ناراض ہیں کہ اب ہر طرح کے اوچھے ہتھیاروں پر بھی اتر آئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آئے دن ہزاروں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوتے چلے جا رہے ہیں جن میں بیسیوں مختلف مدارس کے علماء یہاں تک کہ دارالعلوم دیوبند کے علماء بھی شامل ہیں۔

مخالفین احمدیت کی یہ سو سال سے شرمناک شکست رہی ہے کہ دلائل کا جواب دلائل سے دینے کی بجائے وہ نہ صرف یہ کہ تشدد آمیز فتوے شائع کرتے ہیں بلکہ مار پیٹ، غنڈہ گردی اور قتل و غارت تک کرنے سے دریغ نہیں کرتے دراصل ان کو احمدیت کی ترقی یا اپنے تنزل سے تو کچھ مطلب نہیں اُن کی مخالفت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ اب مذہب کے نام پر اپنے پیٹ کے دھندے کو بند ہوتے دیکھ رہے ہیں اور جسے وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ عین رمضان کی پہلی تاریخ کو لدھیانہ کے احراری ملا حبیب الرحمٰن کی طرف سے اخبار ہند سماچار میں احمدیوں کو کافر کہتے ہوئے ایک اشتہار شائع ہوا اور پھر وہی اشتہار رمضان کے معاً بعد عیدالفطر کے روز بھی شائع ہوا۔ **مقصد یہ تھا کہ چونکہ اب پنجاب کے اکثر دیہاتوں میں لوگوں کے جماعت** احمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کی تراویح پڑھانے کی فیسیں اور فطرانے کی رقوم گھٹتی چلی جا رہی ہیں لہٰذا ان اشتہارات کو شائع کر کے معصوم مسلمانوں کو بیوقوف بنایا جائے۔ ان اشتہارات کی عبارت اس قدر غلیظ اور احراری ملاؤں کی بد طینتی کو ظاہر کرنے والی ہے کہ ایک انصاف پسند پڑھتے ہی ان کی گندی ذہنیتوں پر سوائے ماتم کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ اپنے زیر اثر مدرسہ کے طلباء کو ان اشتہارات کے ذریعہ یہ سبق دیا گیا کہ **اگر قادیانی اور سانپ کہیں اکٹھے نظر آ جائیں تو سانپ کو چھوڑ کر پہلے قادیانی کو قتل کر دو۔ وغیرہ وغیرہ**

ان اشتہارات سے ہمیں تو کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ گزشتہ سو سال سے ان کے باپ دادے کہلانے والے علماء کے فتوے بھی کچھ اثر نہیں کر سکے تو آج کے ان ضمیر فروشوں اور کرائے پر کام کرنے والے ملاؤں کے فتووں کا بھلا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ سو سال سے جماعت دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے آج سے سو سال قبل جب لدھیانہ کے ملاؤں نے پہلی بار کفر کا فتویٰ لگایا تھا تو سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکیلے تھے اور صرف چند لوگ آپ کے ساتھ تھے لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت نہ صرف کروڑوں نفوس پر مشتمل ہے بلکہ دنیا بھر کے ۱۶۵ ملکوں میں خدمت اسلام کے روحانی جہاد میں مصروف ہے۔

ابھی حال ہی میں **ایک دیوبندی عالم مولانا عبدالرحیم صاحب جو قبول احمدیت سے قبل پنجاب** ہماچل اور ہریانہ میں جماعت کے خلاف کام کر رہے تھے جب اللہ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت میں شامل ہوئے تو اس سے پنجاب کے احراری ملاؤں کو شدید تکلیف ہوئی اور زبانی طور پر سُنا جانے لگا کہ اخبار میں شائع شدہ اپنے فتووں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پنجاب میں مختلف جگہوں پر معصوم مسلمانوں کو ورغلایا جا رہا ہے کہ عبدالرحیم صاحب کو قتل کر کے جہاد کا ثواب حاصل کرو اور نقد جنت وصول کرو۔

ان ملاؤں نے یہ وطیرہ بھی اختیار کر رکھا تھا کہ بجائے مسلمانوں کو کلمہ اور نماز سکھانے کے پنجاب کے جس گاؤں میں بھی لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں ان کو جا کر ورغلاتے اور دھمکیاں دیتے ہیں کہ وہ جماعت میں شامل نہ ہوں چنانچہ حال ہی میں لدھیانہ کے ایک قریبی گاؤں غالب رن سنگھ میں یہ اپنے ٹولہ کے ساتھ پہنچے **اور نو احمدیوں کو ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ** قادیان والوں سے کہو کہ وہ ہم سے مذہبی بات کر لیں قادیان یہ اطلاع ملنے پر یہاں سے ایک ٹیم گئی جس میں مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب شہید مرحوم بھی شامل تھے۔ اس وقت انہوں نے کہہ دیا کہ ہم تو قادیان والوں سے بات نہیں کرتے مولوی عبدالرحیم صاحب شہید نے جو ان کے اندرونوں سے واقف تھے اس موقع پر انہیں دلائل کے میدان میں سخت ذلیل کیا اور گاؤں کے بعض لوگوں نے کہا کہ پچاس سال سے تو تم لوگوں نے ہماری خبر نہ لی ہم میں سے کئی رادھا سوامی بن گئے کئی ست سنگی ہو گئے اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔ شرابیں پینے لگے لیکن اب جبکہ ہمارے بچے دینی باتیں سیکھ رہے ہیں اور ہم میں اسلامی شعور جاگ رہا ہے تو تمہاری غیرتِ اسلام جاگ گئی ہے۔ ایک دیہاتی نے کہا کہ تم تو وہ لوگ ہو جو ہماری مردہ عورتوں کے گلوں سے زیور تک اُتار کر لے گئے اور ہمارے مُردوں تک کو نہ بخشا اب تم ہم کو معاف کرو قادیانی چاہے مسلمان ہیں یا کافر ہم تو قادیان والوں کے ساتھ ہی رہیں گے۔ اس قسم کے بیانات سے سخت غضبناک ہو کر اور یہ محسوس کر کے کہ اب وہ دلائل کا جواب دلائل سے نہیں دے سکتے۔ احراری ملاؤں نے جماعت کے افراد کو غلیظ سے غلیظ گالیاں نکالیں ایسی گالیاں جو ایک عام بازاری آدمی بھی اپنی زبان پر لانا پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد ان کی کوشش رہی کہ جماعت کے افراد جہاں بھی پہنچیں ان سے زدوکوب کر کے اور تشدد کر کے "ثواب" حاصل کیا جائے۔

چنانچہ اس واقعہ کے بعد لدھیانہ کے ایک مشاعرہ میں جماعت کے افراد کو گالیاں نکالی گئیں اور تشدد کرنے کی کوشش کی گئی اس موقع پر تو پولیس کی بروقت امداد سے معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ لیکن یہ واقعہ جس میں ہمارے قابل احترام دوست مکرم **مولانا عبدالرحیم** صاحب شہید کئے گئے اس کی بنیاد صرف یہ تھی کہ ہمارے ایک معلم مکرم نصر الحق صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت میں شامل ہو کر اب خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔ چونکہ کئی روز سے لاپتہ تھے (اور جن کے متعلق بعد میں پتہ چلا کہ انہی ملاؤں نے انہیں اغوا کر کے شدید مار پیٹ کے بعد جھوٹے الزامات لگا کر حوالات میں بند کروا دیا تھا)۔ لہٰذا انہیں تلاش کرتے ہوئے۔ ۱۵/اپریل کو مکرم عبدالرحیم صاحب مکرم سید صباح الدین صاحب اور مکرم عبداللہ جلال الدین صاحب وغیرہ لدھیانہ پہنچے۔ چنانچہ مکرم سید صباح الدین صاحب اور عبداللہ جلال الدین صاحب کو جامع مسجد فیلڈ گنج لدھیانہ بھیجا گیا جہاں نصر الحق صاحب کا ایک دوست رضوان بجنوری رہتا تھا۔ یہ دونوں دوست جب کافی دیر تک واپس نہ لوٹے تو باقی افراد نے گاڑی کو مسجد کے قریبی ایریا کے پاس کھڑا کر کے دو اور افراد کو مسجد بھیجا اور گاڑی میں بیٹھے ان کی آمد کا انتظار کرتے رہے چنانچہ مسجد سے حبیب الرحمٰن احراری ملاں کا بیٹا محمد عثمان اور ایک سکھ نوجوان جس کے پاس اسلحہ تھا گاڑی کے پاس آئے اور گاڑی میں بیٹھے افراد کو اسلحہ کے نوک پر مسجد لے گئے۔ گاڑی کو محمد عثمان خود چلا کر مسجد لے گیا۔ مسجد میں پہلے ہی مکرم عبداللہ جلال الدین صاحب اور سید صباح الدین صاحب محمد سلیم صاحب اور محمد بشیر صاحب کے ہاتھ رسیوں سے باندھے ہوئے تھے اور انہیں لاٹھیوں، سوٹیوں مکّوں اور ٹھڈوں سے نہایت بے رحمی سے پیٹا جا رہا تھا۔ چنانچہ اب مولانا عبدالرحیم صاحب کو بھی ان کے ساتھ شامل کر کے بُری طرح مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ جب مکرم عبدالرحیم صاحب زیادہ تشدد کرنے سے بے ہوش ہو گئے تو عبدالرحیم صاحب کے ماتھے پر ڈنڈے سے وار کیا گیا اور دوسرے لوگ پیٹ اور چھاتی پر ٹھڈے اور سوٹے مارتے رہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق محترم مولانا عبدالرحیم صاحب شہید کی آنکھوں میں سریے گھونپ دیئے گئے۔ جسم کو جگہ جگہ سے جلایا گیا۔ ہڈیاں توڑی گئیں۔ چنانچہ عبدالرحیم صاحب کی تو اس تشدد کے نتیجہ میں وفات ہو گئی اور اس طرح انہوں نے شہادت کا جام نوش کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہ ووسع مدخلہ وارفع درجاتہ فی اعلیٰ علیین۔ اور باقی افراد ابھی تک اپنی شدید چوٹوں کا علاج کروا رہے ہیں۔ جنازے سے قبل مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی جو تصاویر لی گئی ہیں وہ ہم نے دیکھی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید مرحوم کے جسم کا شاید ہی کوئی حصہ بچا ہو جس پر چوٹیں نہ لگی ہوں ان کی آنکھ بھی پھوٹی ہوئی ہے۔ ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے ٹانگوں پر شدید چوٹوں کے نشان ہیں۔ اور ظلم کی یہ انتہا ان نوجوانوں کے ذریعہ کروائی گئی۔ جن کو لدھیانہ کی مسجد کے دینی مدرسہ کے دینی طلباء کہا جاتا ہے۔ جس رنگ میں ان لوگوں کو مسجد کے اندر اذیتیں دی گئیں اور شرمناک مظالم کا نشانہ بنایا گیا اس سے تو محسوس ہوتا ہے کہ مسجد اور مدرسہ کے نام پر اس جگہ کو تشدد کا اڈہ بنا کر جرائم پیشہ افراد کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے جی ہاں ان میں سے کئی تو یقیناً معصوم افراد ہوں گے جن کو جہاد اور جنت کا لالچ دیکر جرائم کی ترغیب دلائی جا رہی ہو گی۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جو آگے چل کر ملک و قوم کیلئے سخت خطرے کا باعث بن جاتے ہیں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

کیا خبر اُن کو ہے کیا جامِ شہادت کا مزا

منظوم کلام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفۃ المسیح الثانی

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتابِ زندگی ۔۔۔ ہو گیا پھٹ کر ہوا اُن کا حبابِ زندگی
لوٹنے نکلے تھے وہ امن و سکونِ بیکساں ۔۔۔ خود انہی کے لٹ گئے حسن و شبابِ زندگی
دیکھ لینا اُن کی اُمیدیں بنیں گی حسرتیں ۔۔۔ اک پریشاں خواب نکلے گا یہ خوابِ زندگی
فتنہ و افساد و سبّ و شتم و ہزل و ابتذال ۔۔۔ اِس جماعت کا ہے یہ لُبِّ لبابِ زندگی
پڑ رہی ہیں انگلیاں اربابِ حل و عقد کی ۔۔۔ بج رہا ہے اس طرح ان کا رُبابِ زندگی
کیا خبر ان کو ہے کیا جامِ شہادت کا مزا ۔۔۔ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں جو سرابِ زندگی
ہے حیاتِ شمع کا سب ماحصل سوز و گداز ۔۔۔ اِک دِل پُرخون ہے یہ اکتسابِ زندگی
دِلبرا الزام تو دیتے ہیں چھپنے کا تجھے ۔۔۔ اوڑھے بیٹھے ہیں مگر ہم خود نقابِ زندگی
دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب رازِ حیات ۔۔۔ موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

غفلتِ خوابِ حیاتِ عارضی کو دُور کر
ہے تجھے گر خواہشِ تعبیرِ خوابِ زندگی

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

خطبہ جمعہ

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم پڑ جائے تو مسکین کو کھانا کھلا

ہمسائیگی کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ امیروں کو چاہئے کہ اگر ارد گرد غریب نہ دیکھیں تو غرباء کی بستیوں میں جا کر ان کی کچھ مدد کریں

مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو

احمدیوں کو خاص طور پر ان نیکیوں کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اٹھانا چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۳/مارچ ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۳/امان ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (سورة النساء:۳۷)

یہ آیت وہی ہے جو اس سے پہلے بھی میں نے حقوق کے تعلق میں پڑھی تھی اور اس کے جو ابتدائی حصے ہیں ان پر پہلے میں خطبات دے چکا ہوں۔ اب صرف تین مضامین ایسے ہیں جن پر کچھ مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اول مساکین کا حق، دوسرے ہمسائے کا حق، تیسرے زیرِ نگیں خادموں اور ملازموں کا حق۔ تو اگرچہ اس میں بعض باتوں کی تکرار ہو گی مگر کوئی حرج نہیں کیونکہ تکرار سے ایک چیز بار بار ذہن نشین ہوتی رہتی ہے۔ مگر پوری طرح اس تکرار کو چھوڑا نہیں جا سکتا کیونکہ ایک حدیث میں مختلف مضامین بیان ہوتے ہوتے آخر پر مثلاً مساکین کا ذکر آیا ہے تو پھر وہ ساری حدیث پڑھنی ہوتی ہے یہ تو نہیں کہ صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا پڑھا جائے۔

اب اس کا ترجمہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکینوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے. بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔ اس مضمون پر یہ آیت پوری طرح جامع اور مانع ہے۔ تمام وہ باتیں جو قابل بیان تھیں وہ ساری اس تعلق میں اس آیت کے اندر بیان ہو چکی ہیں۔

اب جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا اب میں باری باری اس آیت کے وہ حصے پیش کرتا ہوں یعنی ان حصوں کے متعلق احادیث پیش کرتا ہوں جو اس سے پہلے بیان نہیں کئے گئے۔ مساکین سے متعلق ہدایت۔ عن ابی هريرة ان رجلا شكى رسو ل الله ﷺ قسوة قلبه فقال له ان اردت تليين قلبك فاطعم المسكين وامسح رأس اليتيم (مسند احمد بن حنبل جلد دوم)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم پڑ جائے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھ۔

ایک دوسری حدیث بخاری سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین (کے حقوق کی حفاظت) کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا قیام اللّیل کرنے والے (اور) دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب النفقات)۔

رمضان شریف میں لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو قیام بھی کرتے ہیں۔ تو ایسے موقع پر پھر جہاد بھی درپیش آ جائے تو یہ ساری نیکیاں مشکل کاموں کی صورت میں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور اگرچہ مسلمان شوق سے جہاد کرتے ہیں مگر روزے دار کے لئے جہاد کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ پس اس پہلو سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان ساری نیکیوں کا ثواب اس کو ملے گا جو بیوہ اور مسکین کے اوپر نگہبان ہو اور ان کے حقوق کا خیال رکھے۔

اسی طرح ایک روایت سنن نسائی سے لی گئی ہے عبداللہ بن اوفی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کثرت سے ذکر الٰہی کیا کرتے تھے، فضول بات بالکل نہیں کیا کرتے تھے اور نماز کو لمبا کیا کرتے تھے، خطبہ مختصر دیا کرتے تھے اور اس بات کا بالکل برا نہیں مناتے تھے کہ بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی حاجت روائی کریں۔

یہاں عمومی دستور کا بیان ہوا ہے آنحضور ﷺ چھوٹا خطبہ ہی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن بعض احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بہت لمبا خطبہ دیا، اتنا لمبا خطبہ کہ پھر نمازیں جمع کرنی پڑیں۔ پس اس پہلو سے احادیث پر نظر رکھتے ہوئے ہم نے درمیانی راہ اختیار کی ہے اور اس وقت چونکہ ساری دنیا کے احمدیوں کے مسائل پیش نظر ہیں اس لئے مضمون کو نسبتاً زیادہ تفصیل سے بیان کرنا پڑتا ہے۔ بہر حال کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایک گھنٹہ سے زیادہ کا مضمون نہ ہو۔

ایک حدیث جو بخاری کی ہے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے در در کے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعہ وہ دوسروں سے مستغنی ہو سکے اور اس کی اس حالت کا دوسروں کو علم بھی نہیں ہوتا تا کہ اُسے صدقہ دیا جا سکے اور نہ ہی وہ خود جا کر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔

اصحاب الصفہ کا یہی حال تھا وہ مساکین آنحضرت ﷺ کی مسجد کے باہر تھڑوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ اس لئے بیٹھتے تھے کہ آنحضور ﷺ کی باتوں سے محروم نہ رہیں اور حضور جب بھی باہر تشریف لائیں آپ ان سے سوال وغیرہ کر سکیں اور ان کی اس حالت کا علم نہیں ہوا کرتا تھا لوگوں کو کہ بہت بھوکے اور غریب ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ بعض دفعہ بھوک کی شدت سے ان کو غشی کا دورہ پڑ جاتا تھا اور لوگ سمجھتے تھے کہ مرگی کا دورہ ہے اور اس کی وجہ سے جیسا کہ عرب کا دستور تھا پرانی جوتیاں سونگھاتے یا مارتے تو یہ صحابہ کا حال تھا غربت اور مسکینی سے۔ مگر یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ اپنے منہ سے اپنا حال بیان کریں۔

ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی۔ مطلب یہ ہے کہ اس زمانے میں عربوں میں رواج تھا کہ گوہ بھی کھاتے تھے۔ آپؐ نے اسے نہ کھایا کیونکہ ایک ناپسندیدہ چیز ہے اور نہ دوسروں کو اس سے منع کیا۔ ان میں کوئی ہو نگے بھوکے بیچارے جن کو قسمت سے گوشت ملا تو رسول اللہ ﷺ نے ازراہ ترحم ان کو بھی منع نہ فرمایا مگر خود بہر حال نہیں کھائی۔ مَیں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہم اسے مساکین کو نہ کھلادیں؟۔ یہ مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے یا کسی اور اور سے یہ واضح نہیں اس حدیث میں مگر بہر حال الفاظ یہی ہیں۔ مَیں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہم اسے مساکین کو نہ کھلایا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، اُن کو وہ نہ کھلاؤ جو تم خود نہیں کھاتے۔

پس مساکین کی خدمت کا بہت گہرا راز اس میں مضمر ہے کہ بعض لوگ اپنی پھٹی پرانی چیزیں مساکین کو دیتے ہیں یا کھانا بھی وہ جو گندہ ہو رہا ہو اور باسی ہو رہا ہو جس کو وہ خود نہیں کھا سکتے۔ پس کبھی بھی مسکینوں کو ایسے پھٹے پرانے کپڑے نہیں دینے چاہئیں اور نہ ایسا کھانا دینا چاہئے جسے وہ خود نہ کھا سکتے ہوں۔

ابو امامہ سے مروی ہے یہ روایت نسائی سے لی گئی ہے۔ ابو امامہ بن سھل بن حُنَیف سے مروی ہے کہ ایک مسکین عورت بیمار ہو گئی اور آنحضرت ﷺ کو اس کی بیماری کے بارہ میں بتایا گیا۔ آنحضرت ﷺ کی عادت تھی کہ آپ مساکین کی عیادت کیا کرتے اور ان کے بارہ میں پوچھتے رہتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب یہ فوت ہو تو مجھے بتانا۔ تاہم اس کا جنازہ رات کے وقت تیار ہوا اور صحابہ نے آنحضرتؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ صبح کے وقت آنحضرتؐ کو اس کے بارہ میں بتایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا مَیں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے اس کے بارہ میں بتانا؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے رات کو آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ تب آنحضرتؐ اس کی قبر پر گئے اور لوگوں کے ساتھ صف بندی کر کے چار تکبیریں کہیں۔ (سنن نسائی کتاب الجنائز)۔ چار تکبیریں یہ جنازہ کے خلاصہ کے طور پر ہے یعنی اس کی نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں ہی وفات دینا اور قیامت کے روز میرا حشر بھی مسکینوں کے زمرہ میں کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کیوں یا رسول اللہ؟۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ اَغنیاء کی نسبت چالیس خریف پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کو (خالی) نہ لوٹا خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دینا پڑے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر اور اُنہیں قریب رکھ۔ اللہ بھی تجھے قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

ایک اور حدیث مسلم کتاب الجنة سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ اور جنت کی آپس میں بحث و تکرار ہو گی۔ مراد یہ ہے کہ یہ ایک تمثیلی کلام ہے یہ تو نہیں کہ دوزخ اور جہنم ایک دوسرے کی باتیں سنیں گے اور ایک دوسرے سے بات کریں گے۔ جنت تو اتنی دور ہو گی دوزخ سے کہ دوزخ کی کوئی آواز بھی جنت تک نہیں پہنچے گی تو یہ ایک تمثیلی کلام ہوا کرتا ہے اس کو تمثیلی کلام ہی سمجھنا چاہئے اور یہ مراد ہرگز نہ لیں کہ سچ مچ دوزخ جنت سے باتیں کرے گی اور جنت دوزخ سے باتیں کرے گی۔

بہر حال اس تمثیل میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ دوزخ نے کہا کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر اور متکبر داخل ہوتے ہیں اور جنت کہنے لگی کہ مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوتے ہیں یعنی بظاہر دوزخ اپنی بڑائی کر رہی تھی کہ مجھ میں بڑے بڑے لوگ ہیں اور جنت نے جواباً یہ کہا کہ مجھ میں تو مسکین ہی ہیں صرف۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا کہ تُو میرے عذاب کی مظہر ہے۔ جسے مَیں چاہتا ہوں تیرے ذریعے عذاب دیتا ہوں اور جنت سے کہا: تُو میری رحمت کی مظہر ہے، جس پر مَیں چاہوں تیرے ذریعے رحم کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو اس کا بھرپور حصہ ملے گا۔

(مسلم کتاب الجنة و صفة نعمها و أهلها)

یہاں بھرپور حصے سے مراد یہ ہے کہ دوزخ بھی ایسے بدنصیب لوگوں سے بھر جائے گی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا اس سے پوچھے گا ھَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی ہے تو اس کی جہنم نہیں بھرے گی یعنی اس کے پیٹ کی جہنم جس طرح کہتے ہیں نا بھرتی نہیں تو یہی محاورہ دوزخ پہ صادق آتا ہے۔ وہ کہے گی ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ اور بھی ہے تو دے دے۔ بہر حال جتنے بھی اس بات کے مستحق قرار دئے جائیں گے کہ وہ جہنم میں جائیں وہ سارے جہنم کے پیٹ بھرنے کے لئے بھیج دئے جائیں گے اور جتنے بھی جنت کے حق دار قرار دئے جائیں گے وہ سارے جنت کو بھر دیں گے۔

یہ حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جعفرؓ بن ابو طالب مساکین سے محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر بیٹھتے، اُن سے باتیں کرتے اور وہ آپؓ سے باتیں کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھ دی تھی۔ (سنن ابن ماجه کتاب الزهد)۔ یعنی پیار کے ساتھ انہیں کہا یہ مساکین کا باپ ہے۔ پس مساکین سے متعلق یہی حدیثیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے رکھی تھیں۔ ان میں مساکین سے متعلق بہت گہرا اور وسیع مضمون آ جاتا ہے۔ اب میں ہمسایوں سے متعلق بعض احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہمسایوں سے متعلق اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک اقتباس تفصیل سے گزر چکا ہے مگر اب یہ احادیث میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں جن کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں اور بعض دفعہ لگتا ہے کہ تکرار ہو رہی ہے مگر یہ تکرار بہتر ہے کیونکہ اس تکرار کے نتیجے میں بار بار ایک نصیحت کی بات دلوں میں نشین ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں نئی نسلیں بھی اچھی تربیت پاتی ہیں۔ بہر حال اب ہمسائے کے معاملے میں بخاری کتاب الادب سے یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمسائے کے بارہ میں بار بار وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مَیں نے سمجھا کہ شائد وہ اسے وارث قرار دے دے گا۔ اب یہاں نصیحت نہیں، لفظ وصیت ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ عربی میں وصیت بہت سخت اور پکی نصیحت کو کہا جاتا ہے۔ تو جبرائیل اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کو بار بار یہ گہری اور پکی نصیحت کرتا رہا کہ ہمسایوں کا بہت خیال رکھا جائے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ شبہ پڑا کہ شاید یہ اب مجھے یہ بھی بتا دے گا کہ ہمسائے ورثے میں بھی شامل ہو جائیں گے اور وارث قرار دئے جائیں گے۔

سنن ابی داوٗد کتاب الادب سے یہ حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ میرے دو ہمسائے ہیں۔ مَیں (حسن سلوک میں) کس سے ابتدا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جس کا دروازہ قریب تر ہو۔

ایک حدیث مسلم کتاب البر والصلة سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دوست ﷺ نے مجھے یہ تاکیدی نصیحت فرمائی۔ اب آنحضور ﷺ کو جگری دوست یعنی خلیلی، خلیل جگری دوست کو کہتے ہیں تو بڑے پیار اور محبت سے اپنا جگری دوست کہہ رہے ہیں۔ پس میرے جگری دوست ﷺ نے مجھے تاکیدی نصیحت فرمائی کہ جب تو کوئی سالن پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ کر لیا کر پھر اپنے پڑوسیوں پر نگاہ ڈال اور اس سالن کے ذریعہ سے اُن سے حسن سلوک کر۔

آج کل کے ترقی یافتہ معاشروں میں تو یہ ممکن نہیں ہے کہ اس حدیث پر لفظاً لفظاً عمل کیا جائے کیونکہ ہمسائے ایک تو پسند نہیں کرتے اس قسم کے گہرے تعلقات کو اور دوسرے ان کو ضرورت بھی کوئی نہیں کہ آپ کا شوربہ کھائیں۔ آپ کے کھانے کی طرز بھی الگ ہو سکتی ہے، ان کی بالکل الگ ہو سکتی ہے تو اس لئے اس کا اطلاق زیادہ تر ہمارے غریب ملکوں پر ہوتا ہے اور غریب ملکوں میں بھی مگر ایک مشکل ہے کہ امراء کی بستیاں الگ ہیں اور غرباء کی الگ ہیں جس کی وجہ سے تلاش کرنا پڑتا ہے۔ پس چونکہ ہمسائیگی کا اسلامی مفہوم بہت وسیع ہے اس لئے امیروں کو یہ چاہئے کہ وہ اگر ارد گرد غریب نہ دیکھیں تو غرباء کی بستیوں میں جا کر ان پہ کچھ خرچ کیا کریں، ان کو کچھ کھانا دیا کریں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس حدیث پر ان کا عمل ہو سکتا ہے۔

بخاری کتاب الادب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اُسے چاہئے کہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

بخاری کتاب الادب ہی میں ابو شریح سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کون اے اللہ کے رسول؟۔ آپؐ نے فرمایا جس کے شر سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے ہی ہمسائے کو سمجھانے کا ایک عجیب طریق اختیار کیا جس پر وہ پہلی نصیحتیں عمل نہیں کیا کرتی تھیں۔ مگر اس طریق پر وہ مجبور ہو گیا کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ پھر آئندہ سے حسن سلوک کیا کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ یہ سنن ابی داوٗد کتاب الادب سے حدیث لی گئی ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نے اس کو فرمایا جا اور صبر کر۔ یہ شخص دو یا تین بار حضورؐ کی خدمت میں (شکایت لے کر) آیا۔ تب آپؐ نے فرمایا: جا اور اپنا مال و متاع راستے میں لا کر رکھ دے۔ اب یہ بہت ہی عجیب انداز ہے نصیحت کا اور یہی نصیحت تھی جو اس پر کارگر ہوئی۔ اُس نے اپنا مال راستہ میں لا کر رکھ دیا۔ اس پر لوگ اس سے پوچھنے لگے کہ راستہ میں اپنا سامان کیوں رکھا ہوا ہے اور جب وہ ان کو بتاتا تھا کہ ہمسائے نے مجھے تنگ کیا ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنا مال سڑک پر رکھ دو تو وہ سب اس (ہمسائے) پر لعنت ملامت کرتے تھے کہ ایسا ذلیل ہمسایہ، ایسا گندہ اور کمینہ کہ تم بے چارے کو اپنے سامان باہر رکھنا پڑ رہا ہے۔ جب ہمسائے کو اس کا پتہ چلا تو وہ دوڑا آیا اور اس نے کہا میری توبہ آئندہ سے کبھی تم مجھ سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں سنو گے۔

اب دیکھیں آنحضور ﷺ کی نصیحتیں کتنی پیاری، کتنی گہری دل پر اثر کرنے والی ہوتی ہیں

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794، 27-0471

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوىٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

اور سب سے زیادہ ایسی حدیثیں آپ کو حضرت ابوہریرہؓ سے ہی ملیں گی جنہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ مسجد نبوی سے باہر تھڑے پر ہی رہیں گے تا کہ ایک بات بھی جو آنحضرت ﷺ کریں اس سے محروم نہ رہیں۔ اور آخری چند سال آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں پائے مگر اس کثرت سے حدیثیں مروی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یادداشت بھی اچھی عطا فرمائی تھی اور آنحضور ﷺ کی دعا لگی تھی ان کو اس یادداشت کے تعلق میں اور بڑی کثرت سے حدیثیں یاد رکھی ہیں اور حدیثیں بتا رہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں، یہ منسوب ہوئے ہوئے الفاظ نہیں۔ بعض دفعہ، کبھی کبھی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کے بیان کے وقت لفظوں کے اتنے تابع ہوتے تھے کہ سوچتے نہیں تھے کہ ان لفظوں کے مطلب سے عام لوگ بے خبر رہیں گے یا پوری طرح مفہوم نہیں سمجھ سکیں گے اور ان کو ٹھوکر لگ جائے گی۔ مگر بہر حال روایتیں بتاتی ہیں کہ وہ لفظوں کو پکڑ کر بیٹھ جاتے تھے تا کہ اپنی طرف سے کوئی اور مفہوم داخل نہ کریں۔

اب میں تیسرے طبقہ کی بات کرتا ہوں۔ یعنی زیر نگیں غلاموں اور ملازموں سے حسن سلوک۔ بخاری کتاب العتق میں یہ روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا نوکر کھانا تیار کر کے لائے، اگر وہ اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکے تو کم از کم ایک دو لقمے تو اُسے کھانے کو دیدے کیونکہ اُسی نے یہ کھانا تیار کیا ہے۔ پس اس نصیحت پر بھی پوری طرح عمل ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان میں یہ رواج تھا اور خدا کرے کہ جاری رہے کہ کبھی نوکر کی شرمندگی کے باوجود اس کے بار بار اصرار کے باوجود اس کو زبردستی بٹھا لیا جاتا تھا اور اس حدیث کا حوالہ دے کر اس کو مجبور کیا جاتا تھا کہ بیٹھے اور چند لقمے ساتھ کھالے۔

ایک روایت حضرت معرور بن سویدؓ سے مروی ہے۔ مسلم کتاب الایمان سے یہ روایت لی گئی ہے کہ مَیں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی ایسا ہی کپڑا پہن رکھا تھا۔ مَیں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں انہوں نے ایک شخص یعنی اپنے غلام کو بُرا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اُسے شرم دلائی۔ حضور ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے۔ یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے زیر نگیں کر دیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔ (مسلم کتاب الایمان)

ابن ماجہ کتاب الاحکام سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

یہ آخری حدیث بخاری کتاب البیوع سے لی گئی ہے اور یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین شخص ایسے ہیں جن کا قیامت کے دن مَیں مخالف ہوں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر غداری کی۔ دوسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا۔ تیسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔

یہ باتیں پرانے زمانے ہی کی نہیں، آج کل بھی ہمارے معاشرے میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ امیر لوگ غریبوں سے بیگار لیتے ہیں اور اس کے بعد ان کو کوئی مزدوری نہیں دیتے اور سارا دن کام کرواتے ہیں۔ تھکے ہارے غریب مزدور ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے کیا بعد تک بھی وہ مطالبے کرتے رہتے ہیں اور پھر ان کی مزدوریاں یا کم دی جاتی ہیں یا نہیں دی جاتیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نظر قیامت تک کے ہر زمانے پر ہے اور یہ باتیں ایسی نہیں جو تاریخ کا حصہ بنی ہوں صرف۔ یہ اب بھی جاری ہیں اور احمدیوں کو خاص طور پر ان نیکیوں کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اٹھانا چاہئے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہارا پیارا مال ہے۔ غریبوں کا حق ادا کرو۔ مسکینوں کو دو۔ مسافروں کی خدمت کرو۔ اور فضولیوں سے اپنے تئیں بچاؤ یعنی بیاہ شادیوں میں اور طرح طرح کی عیاشی کی جگہوں میں اور لڑکا پیدا ہونے کی رسوم میں جو اسراف سے مال خرچ کیا جاتا ہے اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔ تم ماں باپ سے نیکی کرو اور قریبیوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو بیگانہ ہے اور مسافر سے اور نوکر اور غلام اور گھوڑے اور بکری اور بیل اور گائے سے اور حیوانات سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔ کیونکہ خدا کو جو تمہارا خدا ہے یہی عادتیں پسند ہیں۔ وہ لاپرواہوں اور خود غرضوں سے محبت نہیں کرتا اور ایسے لوگوں کو نہیں چاہتا جو بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے مال کو چھپاتے ہیں۔ یعنی محتاجوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸)

اسی لئے آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے بطور خاص یہ نصیحت فرمائی تھی "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو بیان کرو۔ بعض لوگ تو ڈر کے مارے امیر ہونے کے باوجود خود ہی بہت خراب کپڑے پہنتے ہیں اور گندے کپڑے پہنتے ہیں تا کہ غریبوں کے اوپر یہ ظاہر کر سکیں کہ ہمارے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔ تو یہ ایک نہایت ہی بیہودہ رسم ہے۔ اور بعض جگہ یہ پائی جاتی ہے۔ اب ان کمیونٹیز (Communities) کا نام لینا تو مناسب نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ ایسے بعض خاص قوموں میں یہ رسم پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کو خدا کی نعمتیں عام کرنے کی توفیق ملے۔ خدا نے نعمتیں دی ہیں تو اچھا پہنیں اور لوگوں پر ظاہر کریں کہ خدا کی نعمتیں ہیں اور پھر ان نعمتوں میں ان کو بھی شریک کریں۔

پھر فرماتے ہیں: "اور منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں۔ ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش ہے۔ تو قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خُلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کوّوں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوّے کے مرنے پر ہزارہا کوّے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہو گی جب کہ یہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو اس وقت یہ ایک عظیم الشان خُلق ہو گا جس کا نام عربی میں مواساۃ اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا۔ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو۔ تھکو مت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو۔ جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے۔ خدا تعالیٰ **خیانت پیشہ لوگوں کو دوست** نہیں رکھتا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں کوّوں کی مثال دی ہے یہ بعینہ کوّوں پر صادق آتی ہے۔ بہت چالاک جانور ہے اور اس کو مارنا آسان کام نہیں۔ دور سے ہی بندوق کو دیکھ کر اڑ جاتا ہے مگر اگر کوئی کوّا مر جائے، اتفاق سے مارا جائے تو خواہ کتنے کوّے آپ مار لیں وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ پس یہ عجیب صفت ہے اور یہی مضمون ساری کائنات میں سب جانوروں میں پھیلا پڑا ہے۔ ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے ایک غیر معمولی صفت عطا فرما رکھی ہے جس سے انسان اگر چاہیں تو نصیحت پکڑ سکتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "کسی کا بچہ خراب ہو تو وہ اس کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کرتا ہے ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ عیب دیکھ کر اس کو پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ۔ تو وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا"۔ (ملفوظات جلد ۲ طبع جدید صفحہ ۶۰، ۶۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے"۔ یعنی مراد ان غرباء سے ہے جو دل کے بھی غریب ہیں اور نیک دل اور نیک عمل ہیں ایسے غرباء کے متعلق آپ فرما رہے ہیں کہ "امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بیجا ظلم، تکبر، خود پسندی، دوسروں کو ایذا پہنچانے، اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جاتا ہے کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں"۔ "اسے" سے مراد امیر بھائی کو جو

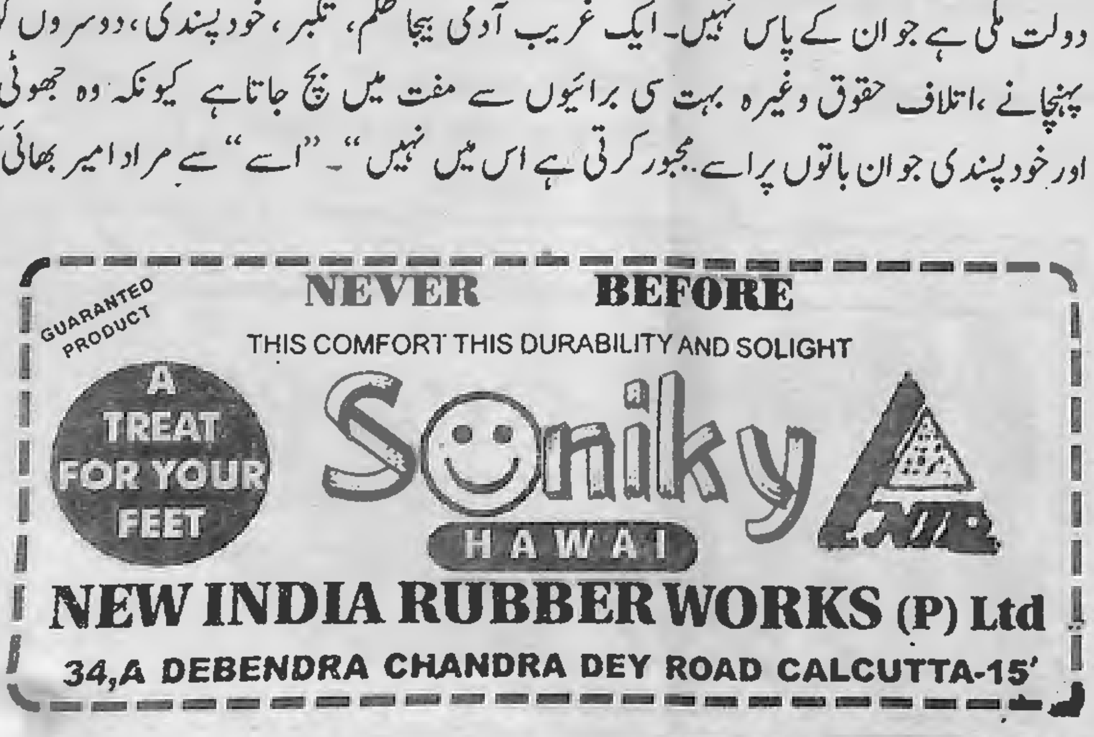

امیروں کو ان کی خود پسندی مجبور کرتی ہے وہ اس غریب میں نہیں ہوتی۔" یہی وجہ ہے کہ جب کوئی ماموراور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ دولتمندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اس کے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مرید ہو گیا اور اگر ہو بھی جاوے تب وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ الاماشاء اللہ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کرے گا مگر یہ یعنی امیر، عار کرے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولتمند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نہ کرے اور اس کو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور اس کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے"۔

(ملفوظات جلد ۴ طبع جدید صفحہ ۴۲۸،۴۲۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں یہ فرماتے ہیں: "خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اُن سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خود نمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خود نمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو"۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۳۰)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خاص نصیحت جو جماعت کو ہے وہ پڑھ کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ آپ کی آخری نصیحت تو نہیں کہہ سکتے مگر اس مضمون کے آخر پر ہے اس کے علاوہ ایک اور بھی ہے وہ بعد میں **بیان کروں گا۔**

"تم جو میرے ساتھ **تعلق رکھتے** ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے **وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا**۔ وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اَب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اَخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اَور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔" (الحکم جلد ۹۔ نمبر ۳۔ بتاریخ ۲۴/ جنوری ۱۹۰۵ء، صفحہ ۴)

مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا اب یہ دیکھیں کتنی گہری بات فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اس زمانے میں اسیر تو مسلمان نہیں ہوا کرتے تھے، غیر ہی اسیر آیا کرتے تھے۔ کفار مکہ اور بڑے بڑے سخت دشمن بھی اسیر ہو کر آیا کرتے تھے تو اللہ کی محبت میں ان کو بھی کھلایا کرو، ان کے بھی آرام کا خیال رکھا کرو۔

فرماتے ہیں: "وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اَب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہاء کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اَخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اَور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ میر امنشاء ہے وہ ظاہر ہو جاوے"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں اتنی اخلاقی تعلیم دی ہے کہ دنیا بھر کے اخلاقی تعلیم دینے والوں کی تعلیم اکٹھی کر کے دیکھیں اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہو گی۔ مگر ابھی نیکی کی یہ حرص باقی ہے، یہ سخت طلب باقی ہے کہ کاش میں اور بھی لکھوں اور بھی لکھوں یہاں تک کہ سب پر یہ مضمون خوب کھل جائے۔

"مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ میر امنشاء ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچے کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لئے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے **تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے**"۔ (ملفوظات جلد ۴ طبع جدید صفحہ ۲۱۹)

اب یہ **آخری اقتباس** ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں کیونکہ آئندہ اس مضمون کو جو حقوق کا مضمون ہے چھوڑ کر، جہاں تک مجھ سے کوشش ہوئی ہے اس کو مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، کچھ اور مضامین شروع ہونگے۔ تو حقوق وغیرہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر ہے:

"یاد رکھو تم میں اِس وقت دو اخوّتیں جمع ہو چکی ہیں ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اِس سلسلہ کی اخوّت ہے"۔ اسلامی اخوت وہی ہے جو سلسلہ کی اخوت ہے مگر چونکہ اسلامی اخوت کی عام تعلیم کو خاص طور پر جماعت احمدیہ نے اپنایا ہے اور ایک اندرونی محبت کے بندھن میں باندھی گئی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم میں دو اخوّتیں جمع ہو گئی ہیں۔" .... اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ یہی اخوّتِ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوّت قائم ہو اور پھر اِس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوّت بھی ساتھ ہو یہ بڑی غلطی ہو گی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضاء و قدر سے اُسے ماتم پیش آجاوے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہر گز ہر گز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ (رضوان اللہ) جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو مَیں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ (رضوان اللہ) انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں یا پیغمبر ﷺ اِس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے"۔ ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ آج کل احمدیوں کے حالات پر پوری طرح صادق آرہا ہے کہ بعض دفعہ کسی کی ہمدردی میں نکلنے والے کو دشمن تاک لگا کر نشانہ بنالیتا ہے تو اس لئے یہ احتیاط بہر حال لازم ہے کہ ایسے وقت میں ہمدردی کی جائے کہ پھر پوری احتیاط ہو اور اس کی وجہ سے اپنی جان کو خطرہ میں نہ ڈالا جائے۔ فرماتے ہیں: "......... جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے اس کے لئے بھی نصِ قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے"۔ اور احتیاطیں بعض دفعہ وباؤں سے بھی کرنی پڑتی ہیں۔ یعنی ایک مریض ہو گیا ہے اور ایسی بیماری کا شکار ہے جو لگ سکتی ہے اور یہ تحریر میں سمجھتا ہوں چونکہ طاعون کے زمانہ میں لکھی گئی تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور خاص اس نصیحت کا ذکر فرمایا ہے۔ "جہاں ایسا مرکزِ وَبا کا ہو کہ وہ شدّت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کر لے لیکن اِس کے یہ معنی نہیں کہ انسان ایک میّت سے اِس قدر بُعد اختیار کر لے کہ میّت کی ذلّت ہو اور پھر اس کے ساتھ ساری جماعت کی ذلّت ہو"۔

اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق جب طاعون بعض گاؤں میں گھر گھر اتنا پڑا کہ ان کے دفنانے والے نہ رہے اس وقت جماعت احمدیہ کے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کے گھروں میں جا کر ان مُردوں کو اٹھاتے اور ان کو دفناتے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی احسان ہے جماعت احمدیہ پر کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا مربی ہمیں عطا ہوا اور ایسے لوگ جو وبا کا موجب بن سکتے ہیں اگر وہ مر جائیں تو ان سے بھی پرے ہٹنا جائز نہیں۔ ان کی تدفین میں شریک ہونا لازم ہے۔ "جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں بھائی بنادیا ہے تو پھر نفرت اور بُعد کیوں ہے؟ اگر وہ بھی مَرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہ لے گا"۔ یعنی جو نفرتیں کرتا ہے اگر وہ اپنی نفرتیں جاری رکھتا تو اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی پھر کوئی خبر نہیں لے گا۔ "اور اِس طرح پر اخوّت کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔"

(الحکم۔ جلد ۹ نمبر ۱۵۔ بتاریخ ۳۰/ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲

پس یہ حقوق کا جو مضمون تھا یہ اپنی دانست میں مَیں نے جہاں تک کوشش ہو سکی ہے مکمل کر دیا ہے اب انشاء اللہ آئندہ وہ دوسرا اسلسلہ شروع ہو گا۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

بقیہ:درس قرآن کریم از صفحہ اول

کی ہے جس نے کہا:اس کی تاویل یہ ہے کہ جس نے کسی مومن جان کو قتل کیا جبکہ اس نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا، جس کے بدلہ کے طور پر اس کو قتل کیا جاتا اور اس کا قتل کرنا قصاص کے طور پر ہوتا یا بغیر اس کے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ جنگ کر کے زمین میں فساد کیا ہو تو اس کو قتل کر کے گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا"۔

حضور انور نے فرمایا کہ دراصل انسان کا ایک اپنا جہان ہوتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو گویا سارا عالم مر گیا۔ ہر انسان کا علم اور جہان دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو گویا سارا عالم مر جاتا ہے اور جب وہ زندہ ہوتا ہے تو گویا سارا عالم زندہ ہو جاتا ہے اسی لئے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا. وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَاالنَّاسَ جَمِیْعاً"۔

آیت نمبر ۳۴:"اِنَّمَاجَزٰٓؤُالَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ.........."۔ اس آیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "میرے نزدیک یہ باغیوں اور سیاسی لوگوں کا حکم ہے جو اسلامی سلطنت کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔ ڈاکوؤں کا جرم معاف نہیں ہوتا کیونکہ معافی حدود شرعیہ میں مؤثر نہیں ہوتی۔ سیاسی جرائم میں معافی دی جا سکتی ہے۔ اس جگہ ان کے متعلق یہ ذکر بھی موجود ہے کہ وہ خدا اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں اس لئے فرمایا کہ ان کو یہ سزا دو۔ ان کے لئے چار قسم کی سزائیں رکھ دی ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بارہ میں مفسرین نے بہت سی بحثیں اٹھائی ہیں۔ اتنا جان لینا ضروری ہے کہ ایسی خوفناک سزاؤں کی وجہ دراصل ایسے جرائم ہیں جن کا بدلہ محض قتل کافی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے تو دوسروں کو لمبا عرصہ عبرت حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے ایسے جرائم کے لئے ضروری ہے کہ ایسی خوفناک اور عبرتناک سزائیں ہوں جو دوسروں کے لئے بھی عبرت کا موجب ہوں اور وہ ایسے جرائم سے باز رہیں۔ مثلاً ان دنوں پاکستان میں سو بچوں کے قتل کا واقعہ مشہور ہے۔ اب اگر ایسے مجرمین کو قتل کی سزا دی جائے تو اس سے اتنا فرق نہیں پڑ سکتا جتنا کہ اضداد میں سے بازو اور پاؤں کاٹے جائیں یا اس قسم کی سزائیں دی جائیں جسے دیکھ کر دوسرے ہر وقت عبرت اور نصیحت پکڑیں تو تبھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات نظام جماعت کے تحت برائیوں کی سزا کے طور پر احمدیوں کو اخراج از ربوہ کی سزا دی جاتی ہے۔ بعض تو اسے مان لیتے ہیں لیکن بعض قانون کا سہارا لیتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں۔ انکار کرنے والوں کا معاملہ تو خدا سے ہے۔ ہاں جو اپنی نیک فطرت کی وجہ سے مان لیتے ہیں ان کے متعلق میرا گمان اور امید ہے کہ خداتعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی سعادت کے نتیجہ میں سزا میں کمی فرمائے گا۔

آیت نمبر ۳۶:"یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ.........."۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو یہاں فرماتا ہے کہ "اے مومنو! چاہئے کہ تمہارا فخر تمہارے اپنے اعمال پر ہو نہ اپنے آباء کے شرف و مرتبہ پر۔ اس لئے تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے حضور پہنچنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈتے رہو"۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں وسیلہ بنانے کے بارہ میں مختلف علماء نے بحثیں اٹھائی ہیں۔ علامہ شہاب الدین آلوسی فرماتے ہیں کہ "بعض لوگوں نے نبیؐ سے یہ روایت کی ہے کہ جب معاملات تم پر شدید ہو جائیں اور تمہیں بے بس کر دیں تو اہل قبور کی مدد حاصل کرو"۔ لیکن ایسی تمام روایتیں حق سے کوسوں دور ہیں۔ اس کے بعد علامہ آلوسی اپنا نظریہ یوں درج کرتے ہیں۔ اس بارہ میں محقق کلام یہ ہے کہ مخلوق سے مدد طلب کرنا اور اسے اس معنی میں وسیلہ بنانا کہ اس سے دعا کی درخواست کی جائے اس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں بشرطیکہ وہ زندہ ہو اور درخواست کرنے والے پر اس کی افضلیت کو ترجیح نہ دی گئی ہو بلکہ بسا اوقات ایک افضل درجہ والا کمتر درجہ والے کو بھی دعا کے لئے کہتا ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو جبکہ وہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو فرمایا کہ لَا تَنْسَانَا یَا اَخِیْ مِنْ دُعَائِکَ۔ نیز فرمایا کہ اویس قرنیؒ کو بھی کہنا کہ میرے لئے استغفار کرے..........اور اگر وہ شخص جس سے دعا کی درخواست کی جارہی ہے وہ وفات یافتہ ہو تو اس امر کے ناجائز ہونے میں کسی بھی عالم کو ذرہ بھر شبہ نہیں اور یہ کہ یہ ایسی بدعت ہے جس پر سلف میں سے کسی نے بھی عمل نہیں کیا"۔

حضور نے فرمایا کہ شیعہ مفسرین اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ خدا سے بذریعہ امام تقرب حاصل کرو۔ نیز تفسیر قُمّی میں منقول ہے کہ "عیونُ اخبارِ الرِّضا میں جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ ائمہ اولاد امام حسینؓ ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ وہ دین کی مضبوط رسی اور خدا تک پہنچا دینے کا یکتا وسیلہ ہیں"۔

علامہ ابن جریر الطبری لکھتے ہیں کہ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ...... سے "مراد اس کا (اللہ تعالیٰ کا) دین اور اس کی شریعت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے جاری کی اور وہ شریعت اسلام ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تم ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے ان کو دین حنیف اسلام میں داخل ہونے پر مجبور کرنے کے لئے اپنے نفسوں کو تھکاؤ تاکہ تم نجات پاؤ جس کے نتیجہ میں تم ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے اور جنتوں میں ہمیشہ رہو گے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بالکل غلط اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف بات ہے۔ قرآن کریم میں تو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دینی معاملات میں ہرگز کوئی جبر نہیں۔ اس لئے زبردستی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ وسیلہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "وسیلہ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو حاجت۔ پس مطلب یہ ہوا کہ اپنی حاجتیں جناب الٰہی میں لے جاؤ۔ دیکھو سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۵۷) اولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کن معنوں میں آنحضرتؐ کو وسیلہ مانتے تھے، اس بارہ میں حضورؑ کے ایک کشف سے یہ معاملہ واضح ہو جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خداتعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستہ سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا مَاصَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ جتنی مرضی بدیاں کرتا پھرے پھر بھی سمجھے کہ آنحضرتؐ چونکہ وسیلہ ہیں وہ اسے بخشوا لیں گے تو یہ بالکل غلط نظریہ ہے۔ ہاں البتہ نیک نیتی کے ساتھ آنحضورؐ کی کوئی متابعت کرے اور صحیح رنگ میں آپ کے ارشادات پر عمل کرے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپؐ مجھے اس طرح خدا تک لے جائیں گے تو یہ درست ہے۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بعض تحریرات میں جس سے انکار کیا ہے وہ تحریرات میں نے غور سے پڑھی ہیں ان سے یہی مقصود ہے کہ اگر لوگ بدیاں کرتے رہیں اور یہ سمجھتے رہیں کہ خداتعالیٰ سے آنحضورؐ ہمیں بخشوا لیں گے، یہ بالکل غلط ہے۔

آیت نمبر ۳۹: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ.........."۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے نزدیک اس سے مراد ایسے مرد و عورت ہیں جو پیشہ ور چور ہوں۔ ان کے ہاتھ کاٹنے کا ارشاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ نے یہاں مِنْ نہیں فرمایا بلکہ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فرمایا ہے۔ یعنی جو عادی چور ہوں۔ ہاتھ کاٹنے کی سخت سزا کی وجہ نکالًا فرمائی گئی ہے۔ یعنی تاکہ لوگوں کو اس سے عبرت ہو اور وہ بھی ایسی حرکتوں سے باز رہیں۔ بظاہر تو ہاتھ کاٹنے کو بھیانک سمجھا جاتا ہے لیکن ایسے پیشہ ور چور اور ڈاکو جو ظلم کرتے ہیں اور بعض مرتبہ قتل بھی کر دیتے ہیں ان کو مدنظر رکھا جائے تو ان کے مقابل پر یہ سزائیں کچھ بھی سخت نہیں۔ ہاتھ کاٹنے سے تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ یہ سزا کیونکر دی گئی ہے اور وہ بھی نصیحت پکڑے گا لیکن اگر جیل میں رکھا جائے تو اس سے معاشرہ میں جملہ افراد کیسے عبرت پکڑ سکتے ہیں؟ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سزا مقرر فرمائی ہے۔

(مرتبہ :منیرالدین شمس)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

تلگواں سکول میں تاریخ اسلام (کربلا) کے موضوع پر تقریر

16.4.2000 کو محترم پرنسپل صاحب تلگواں کالج کی طرف سے دعوت ملی کہ واقعہ کربلا کے تعلق سے جماعت احمدیہ کے مبلغ صاحب کی تقریر کروائی جائے جس سے ہمارے کالج کے طلبا کو واقعہ کربلا کے تعلق سے معلوم ہو سکے۔ چنانچہ صبح ٹھیک 10 بجے محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان اور مکرم وحید الدین شمس صاحب نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان روانہ ہوئے محترم پرنسپل صاحب اور دیگر سٹاف اور اسکول کے بچوں نے پرتپاک رنگ میں استقبال کیا مکرم پرنسپل صاحب نے مکرم مولوی حمید کوثر صاحب اور مکرم وحید الدین صاحب کو سروپے دیکر سنمانت کیا اس کے بعد مکرم مولوی حمید کوثر صاحب نے 45 منٹ واقعہ کربلا تاریخ اسلام، سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ احمدیت و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جامع تقریر کی کالج کے پرنسپل صاحب و اسٹاف و طلباء نے مولوی صاحب کی تقریر بہت پسند کی آخر میں سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ (بشارت احمد منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان)

اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی **بدر** کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

بقیہ صفحہ: (اوّل)

صفوان بن امیہ پر لعنت کر۔ حضور پُر نور نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن بڑے بڑے دین کے دشمن کا نام لے لے کر دُعائیں کیں اور اکثر انہی دُعاؤں کے نتیجہ میں مارے بھی گئے۔ مگر کچھ بچ بھی گئے اس کی وجہ راوی یہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ان تینوں کے متعلق یہ دُعا کر رہے تھے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی کہ تیرا ان پر کچھ بھی اختیار نہیں۔ اللہ خواہ ان کی طرف توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے یا انہیں عذاب دے۔ حضور نے فرمایا کہ اشارہ اس طرف تھا کہ ہدایت کے معاملہ میں تیرا کچھ اختیار نہیں میں جسے چاہوں گا ہدایت دوں گا چنانچہ اینا ہی ہوا اور یہ تینوں بچ گئے اور پھر مسلمان بھی ہوئے۔

تیسری حدیث حضور نے بخاری کتاب المناقب سے بیان فرمائی کہ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں میں مٹی اُٹھا کر منتقل کر رہے تھے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں پس تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔

اگلی حدیث حضور نے سنن ترمذی سے بیان کی کہ جنگ احزاب کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا کی تھی اے اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا حضور ایدہ اللہ نے اس کی مختصر تشریح کی اور فرمایا کہ یہ خطرناک اور دردناک دُعا احزاب کے حملہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے نماز میں روک بننے کی وجہ سے آپ نے کی۔

اگلی حدیث حضور نے مسند احمد بن حنبل سے بیان کی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگی مہم میں روانہ ہونے والے صحابہ کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے ان کو رخصت کیا اُن کیلئے یوں دُعا کی اللہ کے نام پر روانہ ہو۔ اے اللہ تو ان کی مدد کر۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر روانہ ہونے کی دُعا جامع دُعا ہے اس میں ہر قسم کی دُعا شامل ہو جاتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ نے ان کی غیر معمولی مدد کی۔

اگلی حدیث حضور نے مسند احمد بن حنبل ہی سے بیان کی راوی کہتے ہیں کہ ہم نے جنگ خندق کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں کوئی دُعا بتائیں گے جو ہم کریں اب تو حال یہ ہے کہ دل حلق میں آچکا ہے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں دُعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَ اتِنَا وَاٰمِن رَوْعَاتِنَا کہ اے اللہ ہمارے عیب ڈھانک دے اور ہمارے اندیشوں کو امن میں بدل دے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دُعا کے بعد اللہ نے دشمنوں کو تیز آندھی اور ہوا کے تھپیڑوں کے ذریعہ شکست دے دی۔

اگلی حدیث حضور نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی بیان فرمائی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تو فرماتے اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارا خیال رکھنے والا یعنی خلیفہ ہے اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس امر سے کہ سفر میں ہم کوئی تنگی دیکھیں اور واپسی کے وقت غم دیکھیں اے اللہ زمین کو ہمارے لئے طے فرما دے اور سفر ہم پر آسان کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے تو فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد بیان کرتے ہوئے جب اپنے گھر والوں میں داخل ہوتے تو کہتے ہم توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف لوٹتے ہیں وہ ہم میں کوئی گناہ باقی نہ رکھے۔

اگلی حدیث حضور نے مسلم کتاب الحج سے بیان کی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کیلئے سواری پر بیٹھتے تو تین بار اَللّٰهُ اَکْبَر کہتے پھر یہ دُعا پڑھتے پاک ہے وہ ذات جس نے سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ حضور پُر نور نے فرمایا کہ یہ چھوٹی سی دُعا ہے جو ہمیشہ سفر سے پہلے کرنی چاہئے ہم نے یہ دُعا کی ہے اور اسے بہت مفید پایا ہے۔

اگلی حدیث حضور نے سنن ترمذی سے بیان فرمائی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میری امت کیلئے ان کی صبح میں برکت رکھ دے راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری کی ایک عظیم الشان مثال ہے کہ اکثر دشمن رات کو چھپ کر حملہ کیا کرتے ہیں آپ صبح طلوع ہونے کے بعد حملہ کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے دن سفر کرنے والوں کے حق میں اس طرح دُعا کی۔ اے اللہ میری امت کے ان لوگوں کے سفر کو بابرکت فرما جو جمعرات کی صبح کو سفر پر نکلیں۔

اگلی حدیث حضور پُر نور نے سنن ترمذی کتاب الدعوات سے بیان فرمائی کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں سفر پر جانا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عطا کیجئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہیں زاد راہ کے طور پر تقویٰ عطا فرمائے اُس نے کہا یا رسول اللہ کچھ اور دُعا بھی دیجئے آپ نے فرمایا۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے اس نے کہا یا رسول اللہ کچھ اور دُعا بھی دیجئے آپ نے فرمایا جہاں کہیں بھی تم ہو اللہ تمہیں خیر میسّر فرمائے۔

ایک اور حدیث حضور نے ابن ماجہ سے بیان کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک موقع پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے الوداع کرتے ہوئے فرمایا میں تجھے اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

دُعاؤں کے تعلق سے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے ایک حدیث حضور نے ابن عباسؓ سے مروی بیان فرمائی وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دُعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ میں تیرے حضور سے رحمت چاہتا ہوں جس کے ذریعہ سے تو میرے دِل کو ہدایت عطا فرمائے اور میرے بکھرے ہوئے معاملے کو مجتمع کر دے اور میری پراگندگی کو دور کر دے اور میرے غائبانہ امور کی اصلاح فرما دے اور اس کے ذریعہ میری ذات کو رفع بخش اور میرے عمل کو پاک فرما دے اور اس کے ذریعہ مجھے میری ہدایت الہام فرما اور اس کے ذریعہ سے مجھے ہر بُرائی سے بچا لے اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین دے کہ جس کے بعد کوئی کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما کہ جس کے ذریعہ میں دین و دنیا میں تیری عزت حاصل کرنے کا شرف پا سکوں اور شہداء کی سی مہمان نوازی اور سعادتمندوں جیسی زندگی اور دشمنوں کے خلاف نصرت مانگتا ہوں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شہدا کی سی مہمان نوازی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے شہدا کو رزق بہم پہنچانے کا خود فیصلہ فرمایا ہے فرمایا اللہ سب کو رزق دیتا ہے لیکن جن لوگوں کے تعلق سے خصوصیت سے فرماتا ہے کہ میں ان کا مہمان نواز ہوں وہ شہداء ہیں حضور پُر نور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب شہیدوں کے بڑے شہید تھے کوئی شہید کائنات میں ایسا پیدا نہیں ہوا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مرتبے میں شہادت کے مقام کو پا چکا ہو۔ پھر حدیث کے تسلسل میں حضور نے فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کرتے اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے میرا عمل کمزور ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب آراء سے بڑھ کر قوی رائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا کرتی تھی سب اعمال سے بڑھ کر مضبوط عمل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لیکن انکساری کی حد ہے۔ حضور پُر نور نے بقیہ حدیث مکمل کرتے ہوئے فرمایا پس اے امور کا فیصلہ کرنے والے اور اے دلوں کو شفا دینے والے مجھے آگ کے عذاب سے بچا میرے اور آگ کے درمیان فاصلہ ڈال دے۔ جیسا تو نے سمندروں کے درمیان باہم فاصلہ ڈال دیا ہے۔ نیز مجھے ہلاکت خیز پکار سے بچا اور قبروں کے فتنے سے بچا اے اللہ جس خیر کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی سے وعدہ کیا ہے یا وہ خیر جو تو اپنے بندوں میں سے کسی کو دینے والا ہے مگر میری نظر اس تک پہنچنے سے قاصر رہی ہے اور میری خواہش اس تک نہیں پہنچ سکی اور میرا سوال بھی اس تک نہیں پہنچ سکا میں اس میں تیرے حضور اپنی رغبت کا اظہار کرتا ہوں اور اے رب العالمین تیری رحمت کا واسطہ دیکر تجھ سے وہ مانگتا ہوں اے حبل شدید اور امر رشید کے مالک رب میں وعید کے دن تجھ سے امن اور ہمیشہ رہنے والے دن تجھ سے گواہی دینے والے مقربین اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں اور وعدہ وفا کرنے والوں کے ساتھ جنت مانگتا ہوں یقیناً تو بہت رحیم اور محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہے کر سکتا ہے اے اللہ ہمیں ہدایت دینے والے ہدایت پانے والے بنا گمراہ ہونے والے یا گمراہ کرنے والے نہ بنا اپنے دوستوں کیلئے باعث سلامتی اور اپنے دشمنوں کا دشمن بنا تیری محبت کی وجہ سے ہم ان سے محبت کرنے والوں ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور تیری خاطر عداوت کی وجہ سے تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والے ہوں اے میرے خدا میری اس دعا کو قبول کر اس دُعا کو قبول کرنا تیرا ہی کام ہے یہ کوشش ہے اور توکل تجھ ہی پر ہے اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما اور میری قبر میں بھی نور رکھ دے اور میرے آگے بھی اور میرے پیچھے بھی اور میرے دائیں بھی اور میرے بائیں بھی نور رکھ دے میرے اوپر بھی نور رکھ دے اور میرے نیچے بھی۔ میرے کانوں میں بھی نور رکھ دے اور میری آنکھوں میں بھی میرے بالوں میں بھی نور عطا فرما اور میرے جگر میں بھی نور عطا فرما میرے گوشت میں بھی نور عطا فرما اور میرے خون میں بھی اور میری ہڈیوں میں بھی نور عطا فرما اے اللہ میرے نور کو عظیم تر کر دے اور مجھے نور ہی نور عطا فرما پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا لباس پہن رکھا ہے اور اس بزرگی کی وجہ سے بہت معزز ہو گیا پاک ہے وہ جس کے بغیر کسی کو تسبیح زیبا نہیں پاک ہے وہ جو فضل اور نعمتوں کا مالک ہے۔ پاک ہے وہ جو مجد اور بزرگی کا مالک ہے پاک ہے وہ جو صاحب جلال و اکرام ہے۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایسی عظیم الشان دُعا ہے کہ انسانی ضرورتوں کا کوئی پہلو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا اور وہ سارے پہلو جن کی طرف خیال نہیں جاتا اور چھوڑے جا سکتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شامل کر لیا ہے۔

اس کے بعد حضور نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی۔ اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بدترین لازمہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج دنیا میں بہت سے ممالک ہیں جو بھوک کا شکار ہیں اور احمدی اپنی توفیق کے مطابق جس حد تک ہو تا ہے ان پر خرچ کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس دُعا کے سوا اور کوئی چارہ نہیں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا سے بھوک کی لعنت کو دُور کر دے۔ بھوک کی پناہ کے ساتھ حضور یہ بھی دُعا کرتے اور میں خیانت کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بدترین راز دار ہے" حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بھوک کے ساتھ خیانت کا کیا تعلق ہے؟ فرمایا دراصل خیانت کی وجہ سے ہی یہ بھوک پھیلی ہے۔ اگر دنیا کے حکمران خیانت نہ کریں تو دنیا کو کبھی بھوک کی سزا نہ ملے لازماً خیانت کے نتیجہ میں دنیا میں غربت اور بھوک پھیلی۔ اس کے بعد حضور پُر نور نے چند اور دُعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کیں اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر اقتباسات کے ساتھ خطبہ ختم کیا۔

محترم مولانا عبد الرحیم صاحب نواحمدی (فاضل دیوبند) کی

المناک شہادت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

افسوس محترم مولانا عبد الرحیم صاحب نواحمدی (فاضل دیوبند) کو 15 اپریل 2000 بمطابق ۱۵ محرم 1421 ہجری کو لدھیانہ کے شرپسند احراری ملاؤں اور ان کے چیلے چانٹوں نے لدھیانہ میں واقع جامع مسجد فیلڈ گنج میں نہایت بے دردی اور سفاکانہ طریق پر مارا جس کی تاب نہ لاکر آپ شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس المناک واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ لدھیانہ میں مقیم ہماری جماعت کے ایک معلم مکرم نصر الحق صاحب جو کچھ دنوں سے لاپتہ تھے کو ڈھونڈنے کیلئے مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب مکرم عبد الرحیم صاحب شہید مرحوم مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی ان کے بیٹے عزیزم خورشید احمد اور نواحمدی بشیر احمد و منگا خان اور ڈرائیور محمد سلیم صاحب پر مشتمل وفد نے آپسی مشورہ سے دو افراد مکرم سید صباح الدین صاحب اور مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب کو فیلڈ گنج لدھیانہ میں موجود احرازیوں کی جامع مسجد میں بھیجا تاکہ وہ جامع مسجد میں مقیم مکرم نصر الحق صاحب معلم لدھیانہ کے ایک دوست رضوان بجنوری سے ان کے متعلق پوچھ کر آئیں مذکورہ ہر دو افراد جب جامع مسجد پہنچے تو مسجد کے گیٹ پر انہیں امام مسجد حبیب الرحمٰن احراری کا بیٹا عثمان خان ملا۔ عثمان خان سے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ رضوان بجنوری کہیں گئے ہوئے ہیں یہاں موجود نہیں ہیں اس پر ہر دو حضرات مسجد سے واپس ہو گئے۔ تھوڑی دور پہنچنے پر مسجد سے ایک شخص جس کا نام متین ہے ان کے پیچھے سکوٹر پر آیا اور اس نے کہا کہ رضوان بجنوری مسجد کے اندر ہی ہیں آکر مل لیں جس پر یہ دونوں دوبارہ مسجد میں گئے مسجد کے گیٹ پر پہنچتے ہی دونوں کو کچھ افراد نے جن میں مستقیم عثمان خان اور ننھا کا نام شامل ہے ان دونوں کو مسجد کے کمرہ میں لے گئے جہاں شاہی امام حبیب الرحمٰن پہلے ہی کمرہ میں بیٹھا تھا۔ مولوی حبیب الرحمٰن نے کہا کہ آج قادیانی کافر پکڑے گئے ہیں ان کو مزہ چکھادو جس پر مذکورہ افراد نے ان دونوں کو مسجد کے اوپر کے ایک کمرہ میں لے جاکر دونوں کے بازو پیچھے کر کے رسی سے باندھ دیئے اور عثمان خان مولوی حبیب الرحمٰن مستقیم ننھا منور علی انعام الحق عید محمد کریم وغیرہ نے انہیں بے رحمی سے مارنا پیٹنا شروع کر دیا مستقیم نامی شخص نے عبد اللہ جلال الدین صاحب کی جیب سے 300 روپے ایک پین ایک گھڑی اور شناختی کارڈ نکال لیا اور لاٹھیوں مکوں اور ٹھڈوں سے ان کے جسم پر وار کرتے رہے۔

کافی عرصہ گذرنے کے بعد جب یہ دونوں حضرات واپس نہیں آئے تو باقی افراد قافلہ بھی گاڑی پر انہیں تلاش کرنے کیلئے نکلے اور جگراؤں پل کے پاس گاڑی کھڑی کر کے بشیر احمد اور محمد سلیم ڈرائیور کو ان کے بارے معلوم کرنے کیلئے مسجد بھجوایا جب بشیر احمد اور محمد سلیم مسجد میں آئے تو ان دونوں کو بھی کمرے میں لے جاکر ہاتھ باندھ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا اور دریافت کیا کہ پیچھے اور کون کون ہے جب محمد سلیم ڈرائیور نے ان کو بتایا کہ ہماری گاڑی ارمداور چار اور ساتھی جگراؤں پل کے قریب ہیں تو پھر عثمان خان اور ایک سکھ نوجوان جس کے پاس اسلحہ تھا گاڑی لینے کیلئے چلے گئے چنانچہ اسلحہ کی نوک پر مکرم عبد الرحیم صاحب نصیر بھٹی صاحب خورشید احمد اور منگا خان کو مولوی حبیب الرحمٰن کا بیٹا عثمان خان اور ایک سکھ نوجوان مسجد میں لے آئے اور مکرم عبد الرحیم صاحب کو باقی ساتھیوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ کر ننھا اور عثمان خان اور سکھ نوجوان نے پیٹنا شروع کر دیا ننھا نامی شخص نے اپنے ہاتھ کے ڈنڈے سے مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب کے ماتھے پر وار کیا جس سے آپ بے ہوش ہو گئے امام مسجد کے بیٹے عثمان خان نے مکرم عبد الرحیم صاحب کے پیٹ اور ٹانگوں اور پسلیوں پر لاٹھیوں سے وار کئے اور ساتھ ساتھ دوسرے ساتھیوں کو بھی مارتے پیٹتے رہے اسی اثناء میں نصیر بھٹی صاحب کسی طرح مسجد کے گیٹ سے باہر کی طرف بھاگے اور پولیس کو مطلع کیا چنانچہ پولیس پارٹی نے موقعہ پر پہنچ کر ان غنڈوں کے قبضہ سے ان سب کو چھڑالیا مکرم عبد الرحیم صاحب چونکہ بے ہوشی کی حالت میں تھے انہیں ہسپتال میں داخل کرنے کے لئے بھیجا گیا اسی طرح باقی افراد کو بھی سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ زخموں کی تاب نہ لاکر محترم مولانا عبد الرحیم صاحب نے جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور شہید مرحوم کی نعش پوسٹ مارٹم کے بعد 16.4.2000 کو شام ساڑھے چھ بجے ایمبولینس کے ذریعہ قادیان لائی گئی اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں رکھی گئی جہاں پر منتظر کھڑے سینکڑوں غمزدہ افراد نے آپ کا آخری دیدار کیا 8.00 بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے احمدیہ گراؤنڈ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں تمام اہالیان قادیان نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا یہ بھائی بہت بعد میں ہم میں آیا اور مقام و درجات کے لحاظ سے بہت آگے نکل گیا دعا کرنی چاہئے کہ جب کبھی ایسا موقع آئے تو خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو استقامت عطا فرمائے اور تائید و نصرت فرمائے اور ہمارے غمزدہ دلوں کو سکینت عطا فرمائے۔ قبر میں نعش اتارنے کیلئے محترم امیر صاحب نے شہید مرحوم کے قریبی ساتھیوں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد کو مقرر فرمایا اور نہایت درد بھرے اور غمزدہ دل کے ساتھ اپنے اس شہید مرحوم بھائی کو قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔ تدفین کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مورخہ 21.4.2000 کے خطبہ جمعہ میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کے ذکر خیر اور ایمان افروز واقعات بیان فرماتے ہوئے احباب کو صبر و تحمل اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

باقی افراد بھی زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ سب کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے زخموں کو مندمل فرمائے اور ان کی قربانی قبول فرماتے ہوئے اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ آمین۔

محترم مولانا عبد الرحیم صاحب نواحمدی فاضل دیوبند شہید مرحوم کے مختصر حالات زندگی

مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب شہید مرحوم چھوٹا کدمہ ضلع صاحب گنج بہار کے رہنے والے تھے آپ کے والد کا نام عبد البصیر صاحب تھا آپ نے 1980 میں الہٰ آباد بورڈ سے عربی ادب میں فضیلت کی سند حاصل کی اور 1981 میں دار العلوم مئو سے دورہ حدیث مکمل کیا پھر دار العلوم دیوبند سے سند فضیلت حاصل کی اور اس کے بعد صوبہ بنگال کے مختلف مدارس میں بطور مدرس کام کرتے رہے 1990 سے 1995ء تک بطور ہیڈ مدرس و شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز رہے بعد ازاں جماعت اسلامی کے ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ پنجاب کی جانب سے صوبہ پنجاب ہماچل اور ہریانہ کے انچارج منتخب ہوئے اس عہدہ پر آپ نے قریباً دو سال کام کیا اس اثناء میں مولوی صاحب موصوف نے ڈٹ کر احمدیت کی مخالفت بھی کی اور احمدی مبلغین سے بحث مباحثے بھی کرتے رہے۔ جون 1998 میں پہلی مرتبہ تحقیق حق کی غرض سے قادیان تشریف لائے اپنے طور پر جائز لیا اور کچھ لٹریچر ساتھ لے گئے مطالعہ وغیرہ کے بعد نومبر 1998 میں دوبارہ قادیان تشریف لائے اور خاکسار کے ذریعہ بیعت کر کے باقاعدہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے مولوی صاحب موصوف نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا بڑی گہرائی سے وسیع مطالعہ کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت 1998 کے جلسہ سالانہ قادیان کے خلاف کے موقعہ پر آپ کا ذکر خیر بھی فرمایا بیعت کرنے کے بعد آپ نے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی چنانچہ آپ کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے نگران پنجاب و ہماچل کے ساتھ پنجاب و ہماچل کے تبلیغی و تربیتی امور کی انجام دہی کے لئے لگایا گیا چنانچہ آخر دم تک موصوف تبلیغی مہمات میں سرگرم رہے اور تبلیغ کرتے کرتے ہی جام شہادت نوش کیا آپ کے ذریعہ ڈیڑھ سال کے مختصر سے عرصہ میں صوبہ پنجاب و ہماچل میں ہزاروں افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ چنانچہ اس تبلیغی دورہ میں بھی آپ کے ذریعہ 450 بیعتیں ہوئیں جس کی خبر وفات سے چند گھنٹے قبل موصوف نے فون پر دی۔ آج کل تبلیغ کے علاوہ عارضی طور پر مدرسۃ المعلمین قادیان میں بطور مدرس بھی خدمت بجا لا رہے تھے اس کے علاوہ انتظامیہ کی طرف سے جو بھی ڈیوٹی آپ کے سپرد کی جاتی نہایت محنت و لگن اور خوشی سے سر انجام دیتے۔ آپ ادب عربی اور بالخصوص حدیث پر عبور رکھتے تھے اور پائے کے عالم تھے مولوی صاحب مرحوم نہایت منکسر المزاج کم گو نرم طبیعت ملنسار ہنس مکھ صابر و شاکر طبیعت کے مالک تھے نماز روزہ اور تہجد کے سختی سے پابند تھے بیعت کرنے کے بعد آپ کے اہل و عیال نے آپ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ مورخہ 15.4.2000 کو قریباً 9 بجے شب لدھیانہ میں آپ کو نہایت بے دردی کے ساتھ مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً چالیس سال تھی۔

(تنویر احمد خادم نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل)

منقولات

احمدیہ جماعت کے نوجوان کے قتل کے معاملے میں جامعہ مسجد کے تین نوجوان گرفتار۔ عثمان خان نے بندوق دکھا کر اغوا کیا تھا

لدھیانہ 16اپریل (جاگرن نامہ نگار) جامعہ مسجد میں احمدیہ فرقے کے نوجوان کے ہوئے قتل کے تعلق میں پولیس نے سات افراد کے خلاف اغوااور قتل کے الزام میں معاملہ درج کر کے تین نوجوانوں کو گرفتار کرلیا ہے۔نامزد ملزمین میں پنجاب پولیس کا ایک حفاظتی کارندہ بھی شامل ہے دوسری طرف اس حادثہ میں مارے گئے نوجوان کی شناخت عبدالرحیم باشندہ قادیان گورداسپور کی شکل میں ہوئی ہے جس کی نعش دوپہر بعد پوسٹ مارٹم کے بعد وارثوں کے حوالے کردی گئی ہے۔۔۔

پولیس کے مطابق اس معاملے میں گرفتار کئے گئے نامزد ملزمین کی شناخت منور علی۔امام الحق۔وعید محمد کریم کی شکل میں ہوئی ہے جنہیں کل جائے واقعہ سے ہی گرفتار کرلیا گیا تھا پولیس کی مداخلت سے کل دیر رات اس مسجد سے آزاد کروائے گئے چھ احمدیہ نوجوانوں ودو بچوں میں سے ایک نوجوان نصیر احمد کی شکایت پر ملزمین کے خلاف دفعہ 30-364-342-323-148-149 آئی پی سی کے تحت معاملہ درج کر کے جانچ شروع کردی گئی ہے۔ تھانہ ڈویژن 2 میں درج کروائی گئی اپنی رپورٹ میں نصیر نے الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے مشن کے تعلق میں تبلیغ کرنے کیلئے دودن سے سرہند میں تھے اور واپسی پر لدھیانہ میں لاپتہ ہوئے ایک شخص کا پتہ لگانے کیلئے یہاں آئے تھے وہ نولکھا باغ کالونی میں اپنے ایک واقف کار کے گھر رکے تھے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان کے فرقہ کا ایک نوجوان نیپال کا باشندہ نصر الحق 11اپریل سے بستی جودھے وال سے مشتبہ حالات میں لاپتہ ہو گیا تھا۔ جس کا پتہ کرنے کیلئے انہوں نے دونوجوانوں کو اس مسجد میں بھیجا جہاں پر رضوان بجنوری نامی ان کا ایک دوست رہتا تھا۔

کہا گیا ہے کہ دوپہر اڑھائی بجے سے دونوجوانوں کے شام چھ بجے تک واپس نہ آنے کی وجہ سے وہ خود اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ جیپ میں جگراؤں والا پل کے قریب آگئے اور اپنے دواور نوجوانوں کو ان کا پتہ کرنے کیلئے بھیجا۔

تھوڑی دیر بعد ہی محمد عثمان اور اس کے ساتھی ایک سکھ ہتھیار بند نوجوان ان کے پاس آئے اور انہیں یہ ہتھیار دکھا کر جبراً گاڑی میں بٹھالیا اور خود عثمان جیپ چلانے لگا۔

انہوں نے کہا کہ عثمان اور یہ ہتھیار بند نوجوان ان کا اغوا کر کے فیلڈ گنج میں واقع جامعہ مسجد میں لے آئے جہاں پر پہلے ہی انکے چار ساتھی قیدی بنا کر رکھے گئے تھے۔اور جن سے لگا تار مار پیٹ کی جارہی تھی۔انہوں نے بتایا کہ مسجد میں موجود ننھا مستقیم۔منور علی۔امام الحق۔عید محمد کریم اور کئی دوسرے نوجوان اس کے ساتھیوں سے بری طرح مار پیٹ کر رہے تھے۔بتایا گیا ہے کہ عبدالرحیم کو اس طرح بے دردی سے پیٹا گیا کہ وہ بے ہوش ہو گیا اس کے ذریعہ اپنے بچاؤ کیلئے چیخنے چلانے پر موقعہ پر پہنچی پولیس نے انہیں اس مسجد سے آزاد کروایا اور عبدالرحیم کو سول ہسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔۔۔ پولیس نے اس معاملے میں شامل ملزم عثمان جو کہ عتیق الرحمٰن (صدر انڈین مسلم کونسل پنجاب) کا بھتیجا ہے کی زود شور سے تلاش کر رہی ہے۔ گرفتار ملزمین کو ڈیوٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر کے ایک دن کا پولیس ریمانڈ حاصل کرلیا گیا ہے۔

(دینک جاگرن جالندھر ہندی مورخہ 17اپریل 2000)

اگر سرکار پہلے دھیان دیتی تو نوجوان کی ہلاکت نہ ہوتی

لدھیانہ (جاگرن نامہ نگار) کل مسجد میں مارے گئے احمدیہ نوجوان کی لاش لینے کیلئے گورداسپور سے آئے احمدیہ مسلم جماعت کے ایکسٹرنل افیئر سیکرٹری سعادت احمد جاوید نے الزام لگایا ہے کہ کچھ طاقتیں ہندوستان میں بھی پاکستان جیسا غنڈہ راج پھیلانا چاہتی ہیں ان کو روکنا حکومت کا کام ہے۔شری جاوید نے کہا انہیں لوگوں نے گزشتہ دنوں ایک اخبار میں احمدیہ جماعت کے بارے میں قابل اعتراض اشتہار بھی شائع کروائے تھے اگر سرکار اس تعلق میں پہلے ہی کارروائی کرتی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔انہوں نے نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ آج نہ تو کوئی آندولن کریں گے اور نہ ہی کوئی بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں انہوں نے پولیس انتظامیہ سے مانگ کی کہ نامزد ملزمین کو فوری گرفتار کیا جائے۔

(دینک جاگرن جالندھر 17اپریل 2000)

احمدی نوجوان کے قتل کے الزام میں 7 افراد کیخلاف کیس درج تین گرفتار

لدھیانہ 16اپریل (مہندرا) گذشتہ رات یہاں احمدیہ جماعت کے ایک شخص عبدالرحیم کی موت کے تعلق میں پولیس نے مسلم (احراری) فرقہ سے متعلق 7افراد کیخلاف قتل کا کیس درج کر کے جانچ شروع کردی ہے S.S.P گورشرن سنگھ سندھو نے آج یہاں نامہ نگاروں کو بتایا کہ ان ملزمین کیخلاف دفعہ 148-302-364-342-323-اور149 کے تحت کیس درج کر کے تین ملزموں منور علی انعام الحق اور عید محمد کریم کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ دوسرے چار ملزمین ننھا مستقیم۔عثمان خان۔اور ایک نامعلوم سکھ نوجوان ابھی فرار ہے جن کی تلاش جاری ہے پولیس کے مطابق ان ملزمین پر عبدالرحیم کو اس وقت جامع مسجد میں قتل کرنے کا الزام ہے جبکہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت قادیان کے ایک مولوی نصر الحق کی تلاش میں گیا تھا جناب سندھو نے بتایا کہ علاقہ میں قانونی حالت پوری طرح قابو میں ہے۔پولیس میں درج رپورٹ کے مطابق مذکورہ مولوی گذشتہ 11اپریل سے لاپتہ تھا اور اس کے ساتھی جنہیں شکایت کنندہ نصیر احمد بھٹی جو گورداسپور ضلع کے ننگل باغبان کا باشندہ ہے کے ساتھ عبدالرحیم مقتول عبداللہ جلال الدین۔سید صباح الدین محمد بشیر سلیم محمد اور دو دوسرے نابالغ بچے خورشید احمد ۱۴۔منگا خان ۱۲ سبھی وہاں سے ایک ارمدا جیپ جس کا نمبر P.B. 6A2512 ہے پر سوار ہو کر مولوی کی تلاش میں چلے جن میں سے کچھ لوگ ریکھی سنیما کے پاس ریلوے کالونی میں ایک Sub سٹیشن ماسٹر کے پاس رکے جبکہ باقی چار افراد نصیر احمد عبدالرحیم عبداللہ جلال الدین اور سید صباح الدین کو پتہ چلا کہ لاپتہ مولوی کا ایک دوست رضوان بجنوری جو مقامی جامع مسجد میں رہتا ہے اس سے ملنے کیلئے جامع مسجد پہنچے جہاں ان سے مبینہ طور پر مذکورہ ملزمین کے ذریعہ رسیوں سے باندھ کر مار پیٹ کی گئی۔ جبکہ باقیوں کو بھی دو ملزمین پستول کی نوک پر وہاں لائے جہاں ان کی بھی پٹائی کی گئی۔ پولیس رپورٹ کے مطابق شکایت کنندہ نصیر احمد بھٹی چلاتے ہوئے جامع مسجد سے باہر آیا اور چوک پر تعینات پولیس کو سب بات سنائی۔

پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بقیہ سات افراد کو بھی ان کے قبضے سے آزاد کرایا مقتول عبدالرحیم جو بری طرح سے زخمی تھا کو پولیس سول ہسپتال لے کر گئی جہاں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔

(پنجاب کیسری 17اپریل 2000)

رحیم کو شہید کا درجہ دیکر دفنایا

بٹالہ (گورداسپور) 17اپریل لدھیانہ میں عبدالرحیم کی ظالمانہ طریق سے قتل سے احمدیہ جماعت میں غصہ ہے آج عبدالرحیم کی نعش احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی مرکز قادیان میں لائی گئی جہاں اسے شہید کا درجہ دیکر دفن کردیا گیا۔

احمدیہ جماعت کے لیڈروں نے کہا کہ اگر سرکار انکی بات پہلے سن لیتی تو شاید ایسی نوبت نہ آتی غور طلب ہے کہ احمدیہ فرقہ کافی دیر سے سرکار سے مانگ کرتا رہا ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے اور دوسرے فرقوں کے ذریعہ ان کے خلاف کی جارہی بیان بازی کو روکا جائے یاد رہے کہ جالندھر سے شائع ہونے والے ایک اردو روزنامہ میں پچھلے کافی دنوں سے احمدیہ جماعت کے خلاف اشتہار شائع ہو رہے ہیں ان اشتہاروں میں دوسرے مسلمانوں کو احمدیہ مسلمانوں کیخلاف بھڑکایا جارہا ہے۔...... پرسوں لدھیانہ میں احمدیہ فرقہ کے عبدالرحیم کا ظالمانہ قتل اسی کا نتیجہ ہے۔ قابل اعتراض اور اشتعال انگیز پوسٹروں پر احمدیہ مسلم جماعت نے کئی بار اخبار کے چیف ایڈیٹر سے اس بات پر مخالفت بھی کی۔احمدیہ فرقہ کے نیشنل سیکرٹری شری سعادت احمد جاوید نے الزام لگایا ہے کہ عبدالرحیم کی موت پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی سوچی سمجھی چال ہے اس چال کے تحت احمدیوں کے خلاف اخباروں میں بھڑکیلے اور قابل اعتراض اشتہار چھپوائے گئے ہیں غور طلب ہے کہ عبدالرحیم دیوبندی عالم (مسلم جماعت) کی ہماچل پردیش اور پنجاب کی صوبائی برانچوں کا صدر لیکن دو سال پہلے وہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا تھا اسلئے جب اس کی پٹائی کی جارہی تھی تو اسے قادیانیت سے توبہ کرنے کو کہا جارہا تھا۔

آج احمدیہ فرقہ کے چیف سیکرٹری صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عبدالرحیم کی نماز جنازہ ادا کی اور اسے سپرد خاک کردیا گیا۔ اس موقعہ پر سید نصیر الدین۔ سعادت احمد جاوید۔ مولوی حکیم محمد دین۔ کر

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBB[illegible] CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DIS[illegible]RIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

الدین شاہد۔ ڈی ایس پی قادیان بلدیو سنگھ SHO قادیان تلک راج۔ اور یوتھ ونگ احمدیہ کے صدر مولوی نسیم خان سمیت ہزاروں لوگوں نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

جماعت احمدیہ کے افراد نے اس حادثہ کی C.B.I کے ذریعہ جانچ کرانے اور باقی قاتلوں کو فوری گرفتار کرنے کی مانگ کی ہے۔ (روزنامہ امر اجالا چنڈ یگڑھ (جالندھر) 18.4.2000)

امام (جامع مسجد لدھیانہ) کا بیٹا قتل کیس میں مطلوب

لدھیانہ 16 اپریل (ایکسپریس نیوز سروس) مولانا حبیب الرحمٰن شاہی امام جامع مسجد لدھیانہ اور چیئرپرسن مسلم پرسنل لاء بورڈ پنجاب کے کل کے ڈرامائی قتل کے حادثہ نے ایک نیا موڑ لیا ہے۔ آج احمدیہ جماعت کے ایک ممبر کی موت کے واقعہ کے بعد پولیس نے شاہی امام کے بیٹے اور دوسروں کیخلاف قتل اور اغوا کا کیس درج کیا ہے۔ F.I.R میں درج شدہ 7 ناموں میں سے پولیس نے تین کو زیر حراست لے لیا ہے جن کیلئے آج ایک دن کا پولیس ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان کے نام منور علی۔ انعام الحق اور عید مبارک کریم ہے۔ شاہی امام کے بیٹے جو کہ اردو ہند سماچار کا نامہ نگار ہے کے سمیت دیگر ۴ ملزمین مفرور ہیں پولیس سٹیشن نمبر ۲ میں درج شدہ F. I.R کے مطابق احمدیہ جماعت کے ممبر حملہ آور نہیں تھے جیسا کہ امام اور اس کے ساتھیوں نے دعویٰ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ مسجد کے اندر بری طرح پیٹے گئے۔

F.I.R ایک قادیانی مبلغ نصیر احمد بھٹی کے ذریعہ درج کرائی گئی جو کہ ننگل باغبان ضلع گورداسپور کا باشندہ ہے۔ اسنے بتایا کہ وہ اور اس کے ساتھی عبد الرحیم عبد اللہ جلال الدین سید صباح الدین نصیر احمد۔ محمد بشیر۔ سلیم محمد۔ مانگا خان اور خورشید احمد کل یہاں اپنے ایک مبلغ نصر الحق کو کھوجنے کیلئے آئے تھے جو 11 اپریل سے لاپتہ ہے۔ جب ہم ریلوے کالونی میں ایک اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے تو سید صباح الدین اور عبد اللہ جلال الدین نصر الحق کو ڈھونڈنے کیلئے مسجد گئے اس نے بتایا کہ جب مذکورہ افراد لوٹنے میں ناکام ہو گئے تو بقیہ افراد اپنی ارمدا میں جگراؤں پل کے پاس پہنچے جہاں سلیم اور بشیر قافلے کے دونوں ممبروں کو دیکھنے کیلئے گئے F.I.R کے مطابق ساڑھے سات بجے شام کے قریب عثمان ایک مسلح سکھ نوجوان کے ساتھ پہنچا اور قافلے کو مسجد کی طرف چلنے پر مجبور کیا ذرائع کے مطابق سکھ نوجوان عتیق الرحمٰن کا باڈی گارڈ ہے جو لوکل پولیس کے ذریعہ اسے مہیا کیا گیا ہے۔ نصیر نے بتایا کہ انہوں نے مسجد میں دیکھا کہ پانچ مسلم نوجوان ننھا۔ مستقیم۔ منور علی۔ انعام الحق۔ اور عید محمد کریم۔ ان کے چاروں ساتھیوں کو بری طرح پیٹ رہے تھے جن میں عثمان اور وہ سکھ نوجوان بھی شامل تھے۔ نصیر نے کہا کہ رحیم کے بیہوش ہو کر گر جانے سے فائدہ اٹھا کر وہ مسجد سے باہر پولیس سے مدد حاصل کرنے کیلئے بھاگا۔

(انڈین ایکسپریس پنجاب نیوز لائن چنڈیگڑھ 17.4.2000)

لدھیانہ میں احمدی مسلمان کا قتل لوکل امام کا بیٹا چیف ملزم

3 ملزمین گرفتار 4 مفرور

لدھیانہ 16 اپریل (پی ٹی آئی) آج شہر کے کچھ حصوں میں اس وقت تناؤ پیدا ہو گیا جب مبینہ طور پر ایک احمدی مسلم عبد الرحیم کی ہلاکت کا معاملہ سامنے آیا۔ فیلڈ گنج پولیس سٹیشن میں درج ایف آئی آر کے مطابق جو کہ نصیر احمد نے درج کرائی ایک احمدی مسلمان نصر الحق گذشتہ ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس کی تلاش میں لدھیانہ آئے اس کے دو دوست کل فیلڈ گنج میں واقع جامع مسجد میں پہنچے۔ لیکن وہ باہر نہ آئے۔ قریب ہی باہر ایک جیپ میں بیٹھے اس کے ساتھی اس کے دیر تک واپس نہ آنے پر پریشان ہو گئے۔ لہٰذا وہ بھی مسجد میں داخل ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں پہلے اندر آنے والے دو نوجوانوں میں سے ایک مدد کیلئے چلاتا ہوا باہر دوڑا اور وہ بری طرح سے زخمی حالت میں تھا۔ پولیس اس وقت موقعہ پر پہنچ گئی اور مسجد میں داخل ہو گئی۔

پولیس کے مطابق عبد الرحیم کو سخت زخمی حالت میں سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ لیکن جامع مسجد کے امام نے پولیس کو اس کیلئے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ پولیس کے مطابق احمدی مسلمانوں کا ایک گروپ جو 8 افراد پر مشتمل تھا جن میں دو بچے بھی شامل تھے ایک ارمدا جیپ میں لدھیانہ آیا۔ وہ فیلڈ گنج میں واقع جامع مسجد میں گئے چار ساتھی جیپ میں ہی بیٹھے رہے جو جگراؤں پل کے پاس کھڑی کی گئی تھی۔ پولیس کے مطابق مسجد کے اندر جانے والے احمدیوں کو دھر لیا گیا اور ان کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد امام کے بیٹے عثمان نے ایک پگڑی دھاری جو کہ مبینہ طور پر امام کا گن مین تھا جگراؤں پل پر گیا اور بنوک بندوق دوسرے احمدیوں کو بھی ساتھ لے گیا۔ ان سب کو پھر ایک کمرے میں بند کر کے پیٹا گیا۔ پولیس کے مطابق جب جناب بھٹی چیختے ہوئے اور مدد کیلئے چلاتے ہوئے باہر آئے تو باہر ایک اے ایس آئی ڈیوٹی پر تھا اس نے بھٹی کی چیخ پکار سنی تو وہ بھاگ کر ایس ایچ او ندھیر سنگھ کے پاس گیا۔ تب پولیس پارٹی کو روانہ کیا گیا اور اس نے مسجد میں داخل ہو کر معتوب احمدیوں کو بچایا۔ پولیس نے بتایا کہ منور علی انعام الحق اور عبید محمد کریم کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ عثمان خان ننھا اور مستقیم ابھی فرار ہیں۔ پولیس نے عثمان خان کو ملزم قرار دے دیا ہے۔ اس کیس میں پانچ افراد بھی پولیس کو مطلوب ہیں۔ پولیس ریلیز کے مطابق نصیر احمد بھٹی جامع مسجد سے مدد کیلئے چیختے ہوئے باہر نکلا کہ اس کے ساتھیوں کو جامع مسجد میں روک لیا گیا ہے ان کو بچایا جائے۔

ایس ایس پی لدھیانہ کے مطابق اس سلسلہ میں تین افراد کو گرفتار کیا گیا ہے جن پر دفعات 302-364-342-323-148-149 تعزیرات ہند کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے ان کے پانچ ساتھی ابھی تک روپوش ہیں۔ (ہند سماچار جالندھر 17 اپریل 2000)

لدھیانہ میں احمدی مولوی کا قتل سی بی آئی سے جانچ کرانے کا مطالبہ

لدھیانہ 17 اپریل (لقمان) آج یہاں لدھیانہ میں مسلم انتہا پسندوں کی جانب سے ایک احمدی مولوی عبد الرحیم کو لدھیانہ کی جامع مسجد کے کمرہ میں بند کر کے گرم لوہے کے سریئے کو آنکھوں میں گھسانے اور جسم کے مختلف حصوں کو جلائے جانے اور بری طرح مار پیٹ کئے جانے کے نتیجہ میں ہوئی موت کے بعد لاش پوسٹ مارٹم کے بعد قادیان لائی گئی۔ مولوی عبد الرحیم کے علاوہ مزید سات افراد جن میں دو 10-12 سالہ بچے بھی شامل تھے کی شدید مار پیٹ کی گئی۔ ان میں سے 4 کی حالت ابھی نازک بتائی جاتی ہے۔ جنہیں لدھیانہ کے سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ اور وہاں زیر علاج ہیں تین بچے منگل دین شمس پور (10) خورشید احمد 12 اور بوٹا محمد سرہند (17) زخمی حالت میں یہاں لائے گئے۔ جماعت احمدیہ بھارت کے پریس سیکرٹری شری سعادت احمد جاوید نے مطالبہ کیا کہ اس کیس کی سی بی آئی سے جانچ کرائی جائے اور قاتلوں کو جلد گرفتار کیا جائے۔ (ہند سماچار جالندھر 18 اپریل 2000)

دعائے مغفرت

● افسوس خاکسار کے سمدھی برادرم محترم عبد الرشید صاحب دیودرگی B.D.O ریٹائرڈ مقیم یاقوت پورہ حیدر آباد مورخہ 11.4.2000 بروز منگل بوقت نماز فجر مختصر سی علالت کے بعد اس جہان فانی کو خیر باد کہہ کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے دو بچوں کے بیرونی ملک سے حیدر آباد پہنچنے پر مورخہ 12.4.2000 کی شام کو احمدیہ قبرستان حیدر آباد میں تدفین عمل میں آئی مورخہ 28.4.2000 کو بعد نماز جمعہ قادیان میں بھی مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تہجد گزار اور تبلیغ و خدمت دین کا بھرپور جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص وجود تھے۔ تادم واپس انہیں مختلف رنگوں میں جماعت کی نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ انہوںؒ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کے علاوہ پانچ بیٹے اور بہت سے پوتا پوتی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خورشید احمد انور قادیان)

● مکرم سیٹھ سید عمر صاحب آف کاچی گوڑہ حیدر آباد چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 9 اپریل 2000 کو وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے احمدیہ قبرستان حیدر آباد میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ گھر پر خاکسار نے اور قبرستان میں کثیر حاضرین کے ساتھ مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان نزیل حیدر آباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم حلقہ کاچی گوڑہ کے صدر تھے خاکسار نے جب سے حلقہ واری تربیتی کلاسز لینے کا سلسلہ شروع کیا ہے مرحوم اپنے افراد خاندان کے ساتھ نہایت دلچسپی کے ساتھ کلاسز میں شریک ہوتے اور بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ اعانت بدر یکصد روپے۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

☆۔ عزیزم ریاض احمد ابن مسعود احمد صاحب پنگاڈی جو کہ انجینئر کے طالب علم تھے اور اپنی تعلیم مکمل کر چکے تھے بنگلور سے اپنے وطن کیرلہ آتے وقت کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی۔

مرحوم مولوی بی عبد اللہ صاحب مرحوم کے پوتے اور فخر الدین صاحب درویش قادیان کے پرنواسہ تھے قادیان میں بروز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (منیر احمد مالاباری قادیان)

● میری والدہ محترمہ گذشتہ دنوں وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۲۰۰) شیخ سرفراز احمد جماعت احمدیہ کیرنگ)

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 11 May 2000 Issue No: 19

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے

قادیان میں آنکھوں کا مفت میڈیکل کیمپ

جناب ڈی سی گورداسپور اور ایس ڈی ایم صاحب بٹالہ کی شرکت۔ ۸۰۰ مریضوں کا چیک اپ

مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۰۰ء کو بفضلہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو قریباً دس سال بعد ایوان خدمت قادیان میں آنکھوں کا مفت میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

کیمپ کے کاموں کو احسن رنگ میں سرانجام دینے اور ڈاکٹر صاحبان سے رابطہ اور تشہیر کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ کمیٹی کی سفارشات و تجاویز مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت سے منظوری کے بعد باقاعدہ کام کا آغاز کیا گیا۔ سب سے پہلے چیف میڈیکل آفیسر صاحب گورداسپور سے رابطہ قائم کرکے کیمپ کی تاریخ ۲۱ و ۲۲ مارچ طے کی گئی۔ موصوف نے ۸ ماہر امراض چشم ڈاکٹر صاحبان کی اس کیمپ کے لئے ڈیوٹی مقرر کردی۔

تشہیر کے لئے قبل از وقت قادیان اور گردونواح کے ۲۶ گاؤں میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر اعلان کروایا گیا۔ اور پنجابی زبان میں دو ہزار کی تعداد میں پوسٹر بھی تقسیم کئے گئے۔ اور بڑے بڑے بینرز شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔ یہ کیمپ ایوان خدمت اور ایوان انصار میں لگایا گیا۔

۲۱ مارچ کو صبح ساڑھے نو بجے ڈاکٹر صاحبان کی ٹیم گورداسپور اور پٹھانکوٹ سے قادیان پہنچی۔ محترم ایس کے سندھو صاحب، ڈپٹی کمشنر گورداسپور مع اہلیہ، محترم ایس ڈی ایم صاحب بٹالہ مع اہلیہ، تحصیلدار صاحب گورداسپور اور نائب تحصیلدار صاحب قادیان بھی اس موقعہ پر تشریف لائے۔

۲۱ مارچ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے اس کیمپ کا افتتاح کیا گیا۔

محترم ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو اس موقعہ پر چیف گیسٹ کے طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان، محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید و محترم ایڈیشنل ناظر صاحب امور خارجہ، محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت (جو کہ ڈی سی صاحب اور ڈی ایم صاحب کی اہلیہ کے ہمراہ تھیں) اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے جماعت احمدیہ اور خدام الاحمدیہ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ صرف قادیان ہی میں نہیں بلکہ پورے بھارت میں خدمت خلق کے کام کرتی ہے۔ موصوف نے تفصیل سے جماعت اور مجلس کا تعارف کرایا۔

محترم ڈی سی صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے نظام اور خاص طور پر خدمتِ خلق کے کاموں کی تعریف کی اور فرمایا کہ: "میری بڑی خواہش تھی کہ آپ کا محلہ دیکھوں۔ میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میں یہاں پر آیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے خدمت خلق کے کاموں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ صفائی کا بہت اچھا معیار ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ ایک بہت اچھے نظام اور سسٹم سے آپ منسلک ہیں۔ اب آپ مجھے جب بھی بلائیں گے میں ضرور آؤں گا بلکہ میری درخواست ہے کہ آپ ہر سال ایسے کیمپ لگایا کریں۔ دنیا کے تیس فیصد اندھے ہمارے ملک میں ہیں اس کے لئے آپ جیسے بے لوث خدمت کرنے والوں کی بہت ضرورت ہے جو آگے آئیں اور بے سہارا لوگوں کو سہارا دیں"۔

اس کے بعد ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب بٹالہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور خدام الاحمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ اس موقعہ پر شہر کے بہت سے غیر مسلم احباب بھی حاضر تھے۔

محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ نے محترم ڈی۔ سی صاحب اور محترم ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب، تحصیلدار صاحب اور نائب تحصیلدار صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور لٹریچر کا تحفہ پیش فرمایا۔ آپ کے اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

تقریب کے بعد ڈی سی صاحب نے مریضان کا معائنہ کررہے ڈاکٹر صاحبان سے ملاقات کی اور مریضوں سے حال پوچھا۔ مریضان کی فہرست دیکھتے ہوئے محترم ڈی سی صاحب نے کہا کہ اس میں آپ کا ایک بھی مریض نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا صحت کا معیار بہت اچھا ہے۔

ڈاکٹر صاحبان نے ۸۰۰ مریضان کے چیک اپ کے بعد ۳۰ مریضان کو آپریشن کے لئے منتخب کیا جبکہ مجلس کی طرف سے ۵۰ مریضان کے آپریشن کا انتظام تھا۔ جملہ مہمانان کرام اور ڈاکٹر صاحبان کے کھانے کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کیا گیا۔ الحمد للہ بہت ہی خوشگوار ماحول میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی۔ اور ساتھ ہی ایم۔ ٹی۔ اے کے لئے انٹرویو بھی لئے گئے۔

مورخہ ۲۲ مارچ کو صبح نو بجے مریضان کے آپریشن شروع ہوئے۔ ایوان خدمت میں مریضوں کی رہائش کا اور طعام کا انتظام تھا۔ تمام مریضان کو ادویات اور عینکیں مفت تقسیم کی گئیں۔ ۲۳ مارچ کو پھر ڈاکٹر صاحبان نے آکر مریضوں کا معائنہ کیا اور ان کو ادویات دے کر گھر جانے کی اجازت دی گئی۔ مریضوں کو ان کے گھر تک مجلس کی گاڑی سے پہنچایا گیا۔ تمام مریضان نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جس رنگ میں احمدی نوجوانوں نے ہماری خدمت کی ہے ایسی خدمت تو ہماری اولاد بھی نہیں کرسکتی۔ احمدیوں کا کیمپ انوکھا کیمپ ہے جہاں آپریشن فری، عینک فری اور قیام و طعام بھی فری۔ آپ ہر سال ہی کیمپ لگایا کریں۔ اور جاتے وقت سب مریضوں نے بہت دعائیں دیں۔

اس کیمپ کے انعقاد کی خبریں جالندھر ٹی وی اور مختلف اخبارات نے بھی فوٹوز کے ساتھ شائع کیں۔ اس کیمپ کے لئے محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم عبدالمحسن صاحب، مکرم قاری نواب احمد صاحب، مکرم مخدوم شریف صاحب، مکرم فاروق احمد منصوری صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی تھی۔ ہر ایک ممبر نے اپنے فریضہ کو بہت ہی اچھے رنگ میں سرانجام دیا۔ اسی طرح قادیان کے خدام نے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت سرانجام دی اور مریضوں کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

(شعیب احمد صدر آئی کیمپ کمیٹی)

اخبار بدر کا خصوصی نمبر

ادارہ بدر جلسہ سالانہ 2000 کے موقعہ پر ایک خصوصی نمبر شائع کررہا ہے جس میں جماعت کی تعلیمی تبلیغی تربیتی طبی اور سائنسی میدانوں میں خدمات نیز قومی یکجہتی کیلئے جماعت کی کوششوں کا تذکرہ خصوصی مضامین کے ذریعہ کیا جائے گا۔ اس تعلق میں اگر کوئی دوست مشورہ دینا چاہیں یا کوئی مضمون قلمبند کرنا چاہیں یا جماعت کی تاریخی فوٹوز ان کے پاس موجود ہوں تو اپنی جماعت کے امیر یا صدر کے توسط سے 30 مئی تک ادارہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

بیسویں صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16، 17، 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
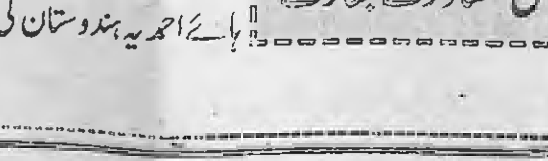
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 2370509

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ